PDFBOOKSFREE.PK
Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بیکر سارجنٹ کو اپنا کام بہت پسند تھا۔ وہ ایک ٹرک ڈرائیور تھا اور عام طور سے طویل فاصلوں پر جاتا تھا۔ اس وجہ سے اسے کئی کئی دن اور بعض اوقات ایک دو ہفتے بھی گھر سے باہر رہنا پڑتا تھا۔ شاید اسی لیے اس کی بیوی فیرن اس کے کام کو سخت ناپسند کرتی تھی کیونکہ اسے مہینے میں بمشکل چند دن ہی اپنے شوہر کے ساتھ گزارنے کا موقع ملتا تھا۔ اور وہ یہ سمجھنے کے لیے تیار نہیں تھی کہ یہ اس کے شوہر کی مجبوری تھی، اس کا پیشہ تھا۔ بیکر کے پاس اپنا اٹھارہ وھیلرز ٹرک تھا اور وہ دوسروں کا سامان منزل پر پہنچاتا تھا۔ فیرن کا کہنا تھا کہ وہ طویل فاصلوں پر جانے کے بجائے آس پاس بھی کام کر سکتا تھا مگر بیکر ماننے کو تیار نہیں تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ اس سے ایک تو اسے کام کم ملے گا اور دوسرے معاوضہ بھی کم ہو جائے گا۔ طویل فاصلوں پر سامان لے جانے کا کام ہر وقت دستیاب رہتا تھا اور دوسرے اس میں معاوضہ بہت اچھا ملتا تھا جس سے بیکر اور فیرن اچھی زندگی بسر کر سکتے تھے۔ ان کے پاس ایک اچھا مکان تھا جسے انہوں نے مناسب انداز میں آراستہ کیا تھا۔ ان کے پاس ایک نئے ماڈل کی کار تھی اور ایک چھوٹا ٹرک تھا جسے بیکر سامان لانے لے جانے اور دوسرے کاموں میں استعمال کرتا تھا۔ اس کا اٹھارہ وھیلرز ایک مخصوص پارکنگ میں کھڑا ہوتا تھا جہاں

شبِ تاریک میں ایک ماہرِ فن کے دوسرے ماہر سے ٹکراؤ کا دلچسپ احوال

دولت کے حصول کے لئے مہم جوئی اور جان کوشی ایک جزو لازم ہے۔ سیم و زر اور بے تحاشا عیش و عشرت کی خاطر لوگ جان ہتھیلیوں پر رکھے رات کی تاریکی میں، جنگلوں اور صحراؤں میں پھرتے ہیں... کبھی کامیابی ان کے قدم چومتی ہے تو... کبھی ناکامی سے واسطہ پڑتا ہے... ایسے ہی چند مجرموں کا احوال جو دولت کی طلب میں ہر خطرے میں کودنے کو تیار تھے۔

سفید ہاتھی

کاشف زبیر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس کی دیکھ بھال ہوتی تھی اور وہ اسے کام کے وقت ہی نکالتا تھا۔

اس بار جب اسے کام ملا تو فیرن سے اس کا زبردست جھگڑا ہوا کیونکہ وہ اس پر زور دے رہی تھی کہ وہ یہ کام چھوڑ دے۔ بیکر نے ایک ایسا کام لے لیا تھا جس میں اسے دو ہفتے گھر سے دور رہنا پڑتا اور وہ ابھی تین دن پہلے ہی ہفتے بھر بعد گھر آیا تھا۔ فیرن کا غصے سے برا حال تھا اور ان کی چار سالہ ازدواجی زندگی میں پہلی بار اس نے طلاق کا مطالبہ کیا تھا۔

”میں ایسے شخص کے ساتھ نہیں رہ سکتی جسے بیوی کی پروا نہیں ہے۔“

”فیرن! تم جذباتی ہو رہی ہو۔“ بیکر نے اسے سمجھایا۔ ”یہ میرا پیشہ ہے اور اسی کی وجہ سے ہمیں زندگی کی آسائشیں ملی ہوئی ہیں۔ اگر میں کوئی اور کام کرنا بھی چاہوں تو نہیں کرسکتا کیونکہ مجھے اور کچھ آتا ہی نہیں ہے۔“

”تم یہاں بھی تو ٹرک چلا سکتے ہو۔“ فیرن نے پرانی بات کی۔

”میں تمہیں کتنی بار بتا چکا ہوں کہ مقامی طور پر اتنے بڑے ٹرک کی ڈرائیونگ نہیں ہوتی اور نہ اس میں اچھا معاوضہ ملتا ہے پھر کام بھی کبھی ملتا ہے اور کبھی نہیں ملتا۔ یہاں تو مجھے ہر وقت آفرز رہتی ہیں۔“

”آفرز!“ فیرن نے زہریلے لہجے میں کہا۔ ”جس سے تمہیں دو دو ہفتے گھر سے باہر رہنے کا موقع ملتا ہے۔“

”میں جان بوجھ کر نہیں جاتا۔“

”جھوٹ مت بولو... تمہیں گھر سے باہر رہ کر خوشی ہوتی ہے، اب تم مجھ سے بےزار ہو گئے ہو۔“

”خدا کے لیے فیرن! کیا تم سچ مچ مجھے بےزار کرنا چاہ رہی ہو؟ میں اتنے دن بعد گھر آتا ہوں اور تم وہی موضوع لے کر بیٹھ جاتی ہو۔“ بیکر نے بےزاری سے کہا۔

”تو تم یہ کام نہیں چھوڑو گے؟“ فیرن چیخ کر بولی۔

”نہیں... میرے لیے یہ ممکن ہی نہیں ہے۔“

”تب تمہیں دونوں میں سے کسی ایک چیز کا انتخاب کرنا ہوگا۔“

”اس پر میں آکر بات کروں گا۔“

”بات نہیں، فیصلہ ہوگا۔“ فیرن بولی۔ ”باتیں بہت ہو چکی ہیں۔“

عام طور سے جب بیکر اپنا ٹرک لے کر لمبے سفر پر روانہ ہوتا تھا تو بہت خوش ہوتا تھا۔ بچپن سے اسے گھومنا پھرنا پسند تھا۔ شاید اسی وجہ سے اس نے یہ پیشہ اختیار کیا تھا۔ بیس سال کی عمر میں وہ ہیوی ڈیوٹی وہیکل چلانے لگا تھا۔ تیس سال کی عمر میں اس نے اپنا ٹرک خرید لیا تھا۔ یہ ٹرک پرانا مگر اچھی حالت میں تھا۔ بیکر نے اس میں بہت سارا کام کرایا تھا اور اب یہ بہترین حالت میں تھا۔ گزشتہ پانچ سال میں بیکر اس پر دسیوں ہزار میل کا سفر کر چکا تھا۔ اسے اپنے ٹرک سے عشق تھا اور وہ اسے کسی صورت نہیں چھوڑ سکتا تھا۔

مگر فیرن اس کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئی تھی۔ کبھی کبھی بیکر کو احساس ہوتا تھا کہ وہ بھی ٹھیک کہتی تھی۔ وہ اس کی بیوی تھی اور اس کا بیکر پر پورا حق تھا۔ وہ اسے پورے مہینے میں پانچ چھ دن سے زیادہ نہیں دے پاتا تھا اور باقی وقت وہ گھر میں اکیلی رہتی تھی۔ ان کا کوئی بچہ بھی نہیں تھا کہ وہ اس سے بہل جاتی اور شاید اس کے مایوس ہونے کی وجہ بھی یہی تھی۔ انہوں نے اپنا معائنہ کرا رکھا تھا۔ دونوں مکمل طور پر صحت یاب تھے بس قدرت کی طرف سے دیر تھی۔ بیکر نے سوچا کہ اگر ان کے ہاں اولاد ہو جائے تو فیرن اس کی غیر موجودگی شاید اتنا نہ محسوس کرے۔

اس بار وہ یہی سوچ کر گھر آیا تھا کہ فیرن کو لے کر کسی ڈاکٹر کے پاس جائے گا مگر اس سے پہلے ہی فیرن نے اس سے جھگڑا شروع کر دیا اور وہ بات درمیان میں رہ گئی۔ تین دن میں ان کا بیشتر وقت لڑتے جھگڑتے گزرا اور اب بیکر بہت کشیدہ اعصاب کے ساتھ گھر سے نکلا تھا۔ اسے لگ رہا تھا کہ اس کی ازدواجی زندگی کا خاتمہ قریب ہے اور شاید اس بار وہ واپس آئے تو فیرن اسے گھر پر نہ ملے۔ اسے ایک کمپیوٹر ساز فرم کا خاص سامان لے کر نیویارک سے سان فرانسسکو جانا تھا۔ یہ بہت قیمتی سامان تھا اور اس کی انشورنس بھی ہوئی تھی۔ اسے کمپنی کے مین پلانٹ سے کنٹینر اٹھانا تھا۔ وہ ٹرک لے کر وہاں پہنچا تو کنٹینر تیار تھا۔ ایک کرین نے اسے بیکر کے ٹرک پر لوڈ کیا اور وہ فوری طور پر روانہ ہو گیا۔

بیکر کا اصول تھا کہ وہ بارہ گھنٹے ڈرائیونگ کے بعد لازمی طور پر آٹھ گھنٹے آرام کرتا تھا تاکہ ڈرائیونگ کے دوران پوری طرح مستعد رہے۔ یہی وجہ تھی کہ اس کے ریکارڈ پر ایک بھی حادثہ نہیں تھا اور اسی وجہ سے اسے اس قسم کے کام مل جاتے تھے۔ کمپیوٹر چپ بنانے والی اس فرم کے اپنے ٹرکس تھے مگر اتفاق سے اس وقت ان کے فلیٹ کا کوئی ٹرک دستیاب نہیں تھا اور چپس کی یہ کھیپ لازمی طور پر ایک ہفتے کے اندر سان فرانسسکو تک کمپنی کے پلانٹ پہنچنا تھی جہاں ان چپس کو کمپیوٹر بنانے میں استعمال کیا جاتا۔ اس وجہ سے کمپنی نے

بیکر کی خدمات حاصل کی تھیں۔ کنٹینر لوڈ کرنے اور ضروری کاغذی کارروائی کے بعد بیکر ٹرک لے کر کوئی تین ہزار میل کے طویل سفر پر روانہ ہو گیا۔ یہ فاصلہ اسے چار دن میں طے کرنا تھا اور اس دوران میں اسے آرام کا موقع کم ملتا۔ یہ اس کے اصول کے خلاف تھا مگر اسے معاوضہ بہت اچھا مل رہا تھا اس لیے وہ مان گیا۔

☆☆☆

جیو مرفی کا شمار ان لوگوں میں ہوتا تھا جو کمانے کے لیے جائز ناجائز کے چکر میں نہیں پڑتے ہیں... بلکہ دولت جہاں سے بھی مل رہی ہو، اسے حاصل کرنے میں دیر نہیں کرتے۔ اس کا ایک چھوٹا سا گینگ تھا اور وہ ہائی وے پر لوٹ مار کرتے تھے۔ ان کا نشانہ عام طور سے وہ ٹرک ہوتے تھے جو سامان کی ترسیل کرتے ہیں۔ ان سے ایک ہی واردات میں اتنا مال جاتا تھا جو مہینوں کے لیے کافی ہوتا تھا۔ جیو مرفی کے تین ساتھی تھے۔ ایک اس کی نائب اور محبوبہ ماریا، دوسرا ماریا کا بھائی جوزیو اور تیسرا بریٹ۔ ان کا کوئی مخصوص ٹھکانا نہیں تھا بلکہ وہ زیادہ تر ہائی وے پر گشت کرتے تھے اور جہاں رات ہو جاتی، وہیں ٹھکانا کرلیا کرتے تھے۔ ان کے پاس ایک وین تھی جو کہ مکمل گھر تھا۔ اسے کھینچنے کے لیے ایک پک اپ ٹرک تھا جو اس سے الگ بھی ہو جاتا تھا۔ انہوں نے ہائی وے سے ذرا فاصلے پر ایک ویران سے احاطے کو اپنا ٹھکانا بنا رکھا تھا جہاں وہ سردیوں کے دوران قیام کرتے تھے۔ کسی بھی واردات کے بعد وہ کچھ عرصے کے لیے [illegible] سے کہیں اور چلے جاتے تھے۔ یہ ریاست کیلیفورنیا کے ساتھ لگتی ہے۔ دور تک پھیلی ویرانی اور صحرائی پس منظر اس ریاست کی خصوصیت ہے۔ جیو اس ویرانی اور صحرائی منظر کو بہت پسند کرتا تھا۔

سرما کسی قدر سخت ہو چلا تھا اس لیے وہ سب اس احاطے میں آ گئے تھے۔ یہ کوئی متروک کارخانہ تھا جس کی مشینری بھی اکھاڑ لی گئی تھی اور اب وہاں پر چند زنگ آلود ناکارہ مشینیں اور سوائے چار دیواری کے کچھ نہیں تھا۔ اس احاطے کے اندر ایک بیرک نما بڑی سی عمارت بنی تھی۔ جیو اپنی ہوم وین اس کے اندر ہی لے آیا تھا، یہ ہوم وین اس کا گھر تھی۔ اس میں وہ ماریا کے ساتھ رہتا تھا جبکہ جوزیو اور بریٹ کے پاس ہیوی بائکس تھیں۔ اس وقت وہ بیرک کے اندر الاؤ جلا کر بیٹھے تھے۔

”بہت دن ہو گئے کوئی اچھا شکار ہاتھ نہیں لگا ہے۔“ بریٹ نے ہاتھ تاپتے ہوئے کہا۔ وہ تقریباً چالیس برس کا لمبا چوڑا شخص تھا اور اس کے چہرے سے لگتا تھا کہ وہ ہمہ وقت کچھ کرنے کے لیے بےتاب ہو۔ اس کے مقابلے میں جوزیو ورزشی جسم کا مگر خاموش طبع نوجوان تھا جو زیادہ تر دوسروں کی سنتا تھا۔ جیو مرفی طویل قامت مگر دبلے اور تیکھے ہوئے جسم کا شخص تھا۔ اس نے فرنچ کٹ ڈاڑھی رکھی ہوئی تھی اور وہ عام طور سے دھوپ کی عینک لگا کر رکھتا تھا۔

”آج کل اس طرف ہائی وے سے ٹرک کم گزرتے ہیں۔“

”مورین کی طرف سے بھی کوئی ٹپ نہیں ملی ہے۔“ ماریا نے کہا۔

مورین ایک نزدیکی قصبے میں بار ویٹر تھا اور اس بار میں عام طور سے یہاں سے گزرنے والے ٹرک ڈرائیور رکتے تھے۔ مورین ان میں سے کوئی اسامی بھانپ کر جیو کو اطلاع کرتا تھا۔ اگر اس کی اطلاع کارآمد نکلتی تھی تو جیو اسے بھی معقول انعام دیتا تھا۔ جیو ان دنوں خالی ہو رہا تھا اور وہ بھی کسی واردات کا سوچ رہا تھا مگر ان دنوں ہائی وے پولیس نے گشت بڑھا دیا تھا اور وہ کسی بھی واردات کی صورت میں فوراً حرکت میں آجاتی تھی اس لیے جیو بہت محتاط تھا۔ احتیاط

کمزور اور بے اولاد مریض

مردانہ صحت کی مکمل بحالی مردانہ
جرثوموں کی کمی و کمزوری
اور خوشگوار ازدواجی زندگی کے لیے

15 مارچ سے کلینک کے نئے اوقات کار نوٹ فرمالیں
صبح 11 بجے تا 5 بجے شام
آنے سے پہلے فون پر وقت ملاقات طے کرلیں

ڈاکٹر محمد لطیف شاہین
معالج امراض مخصوصہ و بانجھ پن
موبائل 0321-6528001

شاہین ملٹی سسٹم کلینک
فون نمبر 47-7625822
اوقات کار صبح 11 بجے تا 7 بجے رات

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہی تھی کہ وہ ابھی تک کسی بھی موقعے پر پکڑے نہیں گئے تھے اور نہ ہی ان کا کوئی پولیس ریکارڈ تھا۔

جیو کی کامیابی کی وجہ یہ تھی کہ وہ دیکھ بھال کر کام کرتا تھا اور عام طور سے ایسے ٹرکوں پر ہاتھ ڈالنے سے گریز کرتا تھا جن میں بہت قیمتی سامان ہو، ورنہ پولیس بہت مستعدی سے حرکت میں آجاتی تھی۔ اس کے چند پارٹیوں سے روابط تھے جو اس سے چوری کا مال خرید لیتی تھیں اور مال ان کو فروخت کرکے جیو اور اس کے ساتھی کیلیفورنیا کے کسی ساحلی مقام کی طرف نکل جاتے تھے اور چند مہینے کھل کر عیاشی کرتے تھے۔ اس دوران میں معاملہ ٹھنڈا پڑ جاتا تھا اور وہ واپس لوٹ آتے تھے۔

جوزیو جوان کی باتیں خاموشی سے سن رہا تھا۔ اس نے تجویز دی۔ ''کیوں نہ ہائی وے کا ایک چکر لگالیں... ممکن ہے کہ کوئی اچھی چیز مل جائے۔''

جیو نے اس سے اتفاق کیا اور وہ چاروں بائیکس پر روانہ ہوگئے۔

☆☆☆

ماروٹ کیرنز کوئی جانا پہچانا نام نہیں تھا مگر ایک حلقے کے لوگ اسے اچھی طرح جانتے تھے۔ وہ کسی بھی مشہور الیکٹرانک برانڈ کی نقل تیار کرنے میں ماہر تھا اور اس کے چند خفیہ کارخانوں میں یہ کام چلتا رہتا تھا۔ اس کا تیار کردہ سامان باقاعدہ نظام کے تحت فروخت کیا جاتا تھا اور سیلز مین گھر گھر جا کر اس قسم کی دو نمبر مصنوعات کو فروخت کرتے تھے۔ جب اصل نظر آنے والا کوئی برقی آلہ مارکیٹ سے نصف دام مل رہا ہو تو للچانے والے بہت مل جاتے تھے۔ یہی نہیں کہ ماروٹ نقلی چیزیں تیار کرتا تھا بلکہ وہ چوری بھی کرواتا تھا۔ اگر اسے اطلاع مل جاتی تھی کہ کوئی کمپنی اپنا سامان کہیں بھیج رہی ہے تو اس کے پاس ایک باقاعدہ گروہ تھا جس کی مدد سے وہ یہ سامان چوری کروالیتا تھا اور پھر یہ سامان بھی اسی طرح بیچ دیا جاتا تھا۔

اس صبح وہ دفتر آیا تو اسے ایک ای میل ملی۔ ای میل پڑھ کر ماروٹ کی باچھیں کھل اٹھیں۔ اس نے فوری طور پر اپنے خاص آدمی جان کو طلب کرلیا۔ جان آیا تو ماروٹ نے اسے ہنگامی طور پر نیواڈا روانہ ہونے کا حکم دیا۔ جان نے دریافت کیا۔

''مجھے کیا کرنا ہے باس؟''

''نیویارک سے ایک ٹرک سامان لے کر آرہا ہے۔ مگر خیال رہے، اس بار بہت احتیاط کی ضرورت ہوگی کیونکہ مال بہت قیمتی ہے اور اس کی ہر ممکن حفاظت کی گئی ہوگی۔''

''تم بے فکر رہو باس... میں ہر حفاظت کو ناکام بنا سکتا ہوں۔''

''گڈ! مجھے تم پر اعتماد ہے۔ تم فوری طور پر روانہ ہوجاؤ اور اپنا کام کرکے ٹرک کو وہیں تبدیل کرلینا۔''

''میں سمجھ گیا باس۔''

''ٹھیک ہے، باقی تفصیل میں تمہیں کال کرکے بتاؤں گا۔''

''ٹرک ابھی کہاں ہے؟''

''وہ نیویارک سے روانہ ہوا ہے اور تمہارے پاس پورے دو دن ہیں۔'' ماروٹ نے جواب دیا۔ ''مگر ایک بات بتادوں، اس میں غلطی کی گنجائش نہیں ہے۔ مجھے ہر صورت میں یہ ٹرک چاہیے۔''

''تم بے فکر رہو باس۔'' جان نے اعتماد سے کہا۔ ''کیا پہلے کبھی شکایت کا موقع دیا ہے۔''

''ہاں... ایسا ہوا نہیں ہے مگر اس بار معاملہ بہت بڑی مالیت کے سامان کا ہے۔ پتا ہے، اس ٹرک میں کیا ہے؟'' ماروٹ کا لہجہ ڈرامائی ہوگیا تھا۔ ''اس میں ستر لاکھ ڈالرز مالیت کی کمپیوٹرز چپس ہیں۔''

''ستر لاکھ ڈالرز!'' جان نے حیرانی سے کہا۔ ''یہ تو دنیا کا قیمتی ترین ٹرک بن گیا ہے۔''

''بس اس بات کا خیال رکھنا۔'' ماروٹ نے اسے جانے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

جان روانہ ہوگیا۔ اس کی پوری ٹیم تھی جس میں اس سمیت چھ افراد تھے اور ان سب کو اپنے کام کا خاصا تجربہ تھا۔ ان کے پاس گاڑیاں اور سامان تھا جن کی مدد سے وہ ہائی وے پر راہزنی کرتے تھے۔ جان اپنے آدمیوں کو لے کر نیواڈا کے لیے روانہ ہوگیا۔

☆☆☆

بکر بہت تھک گیا تھا۔ اس نے شاید ہی کبھی اتنے تسلسل سے ڈرائیونگ کی ہو کیونکہ اسے ٹرک کی رفتار ساٹھ میل فی گھنٹا سے زیادہ نہیں رکھنی تھی ورنہ سامان کو نقصان پہنچ سکتا تھا۔ وہ بارہ گھنٹے ڈرائیونگ کے بعد صرف چھ گھنٹے کے لیے رکتا تھا اور اس کے بعد دوبارہ سفر پر روانہ ہوجاتا تھا۔ اس وقت وہ نیواڈا کی ریاست میں داخل ہوا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ ہائی وے پر راہزنی کے معاملے میں یہ سب سے خطرناک ریاست تھی اور یہاں آئے دن ٹرکوں کو سامان سمیت اغوا کرلیا جاتا تھا اور وہ صحرا کی وسعتوں میں غائب ہو جاتے تھے۔ اس نے سوچا تھا کہ دن میں سفر کرے گا مگر جب وہ لگاتار چھ گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد ریاست کی حدود میں داخل ہوا تو رات کا آغاز ہی تھا۔ اس وقت وہ آرام نہیں کر سکتا تھا کیونکہ وہ چھ گھنٹے پہلے ہی تو روانہ ہوا تھا۔ اب دوبارہ اتنی جلدی نہیں رک سکتا تھا ورنہ اس کا سارا شیڈول متاثر ہو جاتا۔ البتہ اس نے سوچ لیا تھا کہ چھ گھنٹے بعد کوئی موٹیل آیا تو وہاں تین گھنٹے کے لیے ہی رک جائے گا اور اتنی دیر میں صبح کے آثار نمودار ہو جاتے تو وہ ریاست میں باقی سفر دن کی روشنی میں کرتا۔

رات ہوتے ہی سردی کی شدت میں اضافہ ہوجاتا تھا مگر اسے فکر نہیں تھی کیونکہ اس کے ٹرک کے کیبن میں ائرکنڈیشنر اور ہیٹر دونوں طرح کے نظام موجود تھے اور اس وقت ہیٹر آن ہونے کے باعث کیبن میں معقول حد تک گرمی تھی۔ اس نے دوپہر کا کھانا ڈٹ کر کھالیا تھا اور رات کے لیے اس نے چند سینڈوچ بنوالیے تھے تاکہ اسے نیند کا مسئلہ نہ ہو۔ ساتھ میں گرم کافی کا تھرماس تھا۔ اس کی مدد سے وہ سستی دور کر سکتا تھا۔ اس نے ایک ریڈیو اسٹیشن ٹیون کیا اور آنے والے علاقے میں موسم کی رپورٹ سننے لگا۔ وہ سفر کے دوران ان باتوں کا خیال رکھتا تھا۔ رات میں کسی قدر دھند تھی، اس نے رفتار مزید سست کرلی تھی۔ اچانک اسے سڑک پر ایک وین آڑی ترچھی دکھائی دی۔ اس کی چھٹی حس نے خبردار کرنا شروع کردیا تھا مگر راستہ بند تھا۔ اسے رکنا ہی تھا۔ اس نے بریک پر دباؤ ڈالا۔ ٹرک رکنے لگا۔

☆☆☆

جیو اور اس کے ساتھی ہائی وے کا چکر لگا کر ہی آئے تھے کہ مورین کی کال آگئی۔ ''جیو! ایک اچھی ٹپ ہے مگر اس بار میرا حصہ دس فی صد ہوگا۔'' اس نے کہا۔

''ایسی کون سی ٹپ ہے؟'' جیو نے بے پروائی سے کہا۔ ''اور تم جانتے ہو میں کسی کو چونکانے والا کام نہیں کرتا۔''

''مگر اس وقت معاملہ مختلف ہے۔ تم اس بار ایک ہی ہاتھ مار کر اتنا کمالو گے کہ سالوں میں بھی نہیں کما سکتے۔''

اس بار جیو چونکا۔ ''ایسی کیا بات ہے؟''

''اگر تم مانتے ہو تو میں بتارہا ہوں۔''

''مجھے منظور ہے۔'' جیو نے سوچ کر کہا۔

''ایک ٹرک ایک مشہور کمپیوٹر ساز کمپنی کی چپس لے کر جارہا ہے۔ اس میں لاکھوں ڈالرز مالیت کی چپس ہیں اور یہ مارکیٹ میں فوراً بک جائیں گی۔''

''لاکھوں ڈالرز مالیت کی!'' جیو نے سیٹی بجائی۔ ''مگر

کراچی
ماہنامہ
پاکیزہ
اگست 2009ء ساون نمبر کی دلفریبیاں
انجم انصار اور عالیہ بخاری کے سلسلے وار ناول
مادی دنیا کی ضرورتوں سے قطع نظر ایک آواز ہماری صداقت سچائی کو ہمارے سامنے بے نقاب کرتی ہے یہ کہانی اسی تناظر میں قیصرہ حیات کا ناول
زندگی ایک ہیرے کے مانند ہے جسے خود تراشنا پڑتا ہے میمونہ خورشید علی کے کہانیے ہی کرداروں کی تلاش و جستجو کی کتھا
کارزار حیات میں کامیاب زندگی گزارنے کے لیے تمکنت دولت ضروری ہے...... یادوں کی پرچھائیاں اور حیرت استعجاب میں ڈوبی نگہت سیما کی پُراثر تحریر
بارش کی طلسماتی بوندیں ہر شخص کو اپنے سحر میں مقید کرلیتی ہیں اور ماضی میں دھکیل دیتی ہیں...... کچھ ایسی ہی خوبصورت یادوں کی باتیں...... شائستہ زرین کا بھیگا بھیگا سرخ
اس کے علاوہ
بارش کی رم جھم پھواریں، رخسانہ نگار، فرحانہ ناز ملک، عالیہ حرا، عقیلہ حق، سکینہ فوج، قرۃ العین رائے، ثروت نذیر اور ثانیہ رحمان کی یادگار تحریریں
آپ کی آراء و نگارشات پر مبنی مستقل سلسلے
کیا آپ نے اس ماہ کا پاکیزہ پڑھا؟ نہیں! کمال ہے!
جاسوسی ڈائجسٹ پبلی کیشنز
C-63 فیز II ایکسٹینشن ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی مین کورنگی روڈ کراچی
فون: 5895313 فیکس: 5802551

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یا اتنی آسانی سے بھی نہیں بکتی ہیں۔"

"میں تمہیں پوری گارنٹی سے بتا رہا ہوں۔ اس ڈرائیور سے میری خود بات ہوئی ہے۔" سورین نے اصرار کیا۔

"او کے! ٹرک کا نمبر اور دوسری تفصیل بتاؤ۔"

جیو نے ساری معلومات لے کر فون بند کر دیا اور اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا۔ "تیار ہو جاؤ... اس بار بڑا کام کرنا ہے۔"

اس کی بات سن کر ماریا نے کہا۔ "ہم کمپیوٹر چپس کے فروخت کریں گے؟"

"تم فکر مت کرو... یہ بھی آسانی سے بک جاتی ہیں بلکہ ان کی اچھی قیمت مل جاتی ہے۔ ایک شخص ہے جو انہیں فوراً خرید لے گا۔"

"وہ کون ہے؟"

"تم نے ماروٹ کیرنز کا نام سنا ہے؟"

"اسے کون نہیں جانتا... دو نمبر کاموں کا بادشاہ ہے۔" جوزیو بولا۔

"وہ ان چپس کو ہاتھوں ہاتھ لے لے گا کیونکہ اسے اپنے نقلی آلات کے لیے ان کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔" جیو نے کہا۔ "اب تیار ہو جاؤ... ہمارے پاس ٹرک کو روکنے کے لیے چار گھنٹے ہیں۔"

"اسے یہاں لانا ہوگا؟" ماریا نے پوچھا۔

"ہاں کیونکہ وہ اٹھارہ وہیلر ہے۔ اسے چھپانے کے لیے یہی جگہ موزوں ہے۔"

ایک گھنٹے بعد وہ وین لے کر روانہ ہو رہے تھے۔ ریکی کے لیے جوزیو کی بائیک بھی ساتھ تھی۔ رات کا آغاز ہو گیا تھا۔ یہ بھی اچھی بات تھی کیونکہ رات میں کام آسان ہو جاتا تھا۔

☆☆☆

وین سے کچھ فاصلے پر پہنچتے ہی بکر نے ٹرک روکا، فوراً ہی دونوں طرف سے دو افراد کیبن پر چڑھ آئے۔ وہ مسلح اور نقاب میں تھے۔ بکر کے پاس ایک پستول تھا مگر دو افراد اور شاٹ گنز کے سامنے وہ بے کار تھا۔ اس نے جلدی سے ہاتھ اوپر کر لیے۔ انہوں نے آتے ہی کیبن کی تلاشی لی اور پھر اس کی تلاشی لے کر پستول برآمد کر لیا۔ پھر ان میں سے ایک نے جیب سے سیٹی نکال کر بجائی تو آگے کھڑی وین حرکت میں آ گئی۔

"تم لوگ کون ہو؟" بکر نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے پوچھا۔

"اب بھی پوچھ رہے ہو۔" ایک نے اسپینش لہجے میں کہا۔ "فضول باتیں کرنے کے بجائے اس وین کے پیچھے پیچھے چلو۔" دوسرے نے اسے حکم دیا۔

بکر نے ٹرک آگے بڑھا دیا۔ "اگر تم نے سامان کی خاطر ٹرک اغوا کیا ہے تو میں بتا دوں کہ یہ عام ٹرک نہیں ہے۔ اس میں بہت خاص سامان ہے اور اس کے ہائی وے سے ہٹتے ہی اس کی تلاش شروع ہو جائے گی۔"

"چپ کرو۔" امریکی لہجے والے نے اسے جھڑکا۔

"میرا خیال ہے کہ باس کو اس بارے میں بتا دو۔" اسپینش لہجے والے نے کہا۔ اس پر دوسرے نے سوچا اور پھر جیب سے ایک موبائل نکالا۔

"میں بول رہا ہوں۔" اس نے نام لیے بغیر کہا۔ "ڈرائیور کا کہنا ہے کہ ٹرک میں ٹریکر ہے۔"

پھر دوسری طرف سے ہدایات سن کر اس نے موبائل بند کر دیا اور ڈرائیور سے بولا۔ "ذرا آگے جہاں ٹرک کچے راستے پر مڑے گا اسے روک لینا۔"

"او کے! جیسا تم کہو... لیکن پلیز مجھے کچھ مت کہنا۔ میں صرف ایک ڈرائیور ہوں۔" بکر نے التجا کی۔

"تم فکر مت کرو اگر تم نے کوئی غلط حرکت نہیں کی تو تمہیں کچھ نہیں کہا جائے گا۔" امریکی لہجے والے شخص نے اسے تسلی دی۔ بکر کو تسلی ہوئی کہ وہ اسے قتل نہیں کرنا چاہتے۔ اس نے انہیں یقین دلایا کہ وہ کوئی غلط حرکت کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا ہے۔ کچھ دیر بعد وین ایک کچے راستے پر مڑ گئی۔ ذرا آگے جا کر وہ رکی تو بکر نے بھی ٹرک روک لیا۔

جیو وین سے اتر کر آیا۔ اس کے پاس ایک جدید آلہ تھا۔ اس نے اس کی مدد سے ٹرک کا معائنہ کیا اور جلد سگنل پکڑ لیا۔ سگنل کنٹینر کے اندر سے آ رہا تھا۔ اسے روکنے کے لیے کنٹینر کو کھولنا ضروری تھا۔ اس نے آسان حل نکالا اور ایک جامر کنٹینر کی سطح پر چپکا دیا۔ یہ جدید قسم کا چھوٹا سا جامر تھا جو سو فٹ کے دائرے میں ہر قسم کے سگنل جام کر دیتا تھا۔ اب کنٹینر میں لگا ٹریکر بے کار ہو گیا تھا۔ اس کے بعد وہ پھر آگے روانہ ہو گئے۔ بکر پریشان تھا، وہ اسے بھی لے جا رہے تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ اس کے بارے میں ان کے ارادے ٹھیک نہیں تھے، تب ہی وہ اسے اپنے ٹھکانے کی طرف لے جا رہے تھے اور ایسے شخص کو وہ کس طرح چھوڑ سکتے تھے جس نے ان کا ٹھکانا دیکھ لیا ہو۔

"سنو... اگر تم نے ٹرک لے جانا ہے تو لے جاؤ، مجھے جانے دو۔" اس نے منتی لہجے میں کہا۔

"خاموش رہو تمہیں کچھ نہیں ہوگا ہم ایسا کوئی کام نہیں کرتے جس سے پولیس ہماری طرف متوجہ ہو جائے۔" اسپینش لہجے والے شخص نے کہا۔

کچھ دیر کے بعد انہوں نے اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر اسے درمیان میں بٹھا لیا اور ڈرائیونگ امریکی لہجے والے شخص نے سنبھال لی۔ بکر نے کسی قدر سکون کا سانس لیا۔ اسے اس وقت فیرن شدت سے یاد آ رہی تھی۔ وہ نہ جانے کیا کر رہی ہوگی؟ اسے خبر بھی نہیں ہوگی کہ اس کا شوہر کس مصیبت میں پھنس گیا ہے۔

☆☆☆

جان کیڈا اپنی وین میں کمپیوٹر کے سامنے بیٹھا تھا اور اس وقت وہ ایک سیٹلائٹ کی مدد سے بکر کے ٹرک کو دیکھ رہا تھا۔ یہ اصل میں ٹریکر کمپنی کا ہی سیارچہ تھا جس کا سگنل اس نے پکڑ لیا تھا اور اس کی مدد سے ٹرک پر نظر رکھے ہوئے تھا۔ نقشے کے مطابق وہ ابھی ٹرک سے کوئی دو سو میل کے فاصلے پر تھے۔ اس کا ایک ساتھی ڈرائیونگ کر رہا تھا جبکہ باقی تاش کھیل رہے تھے۔ جان نے اپنے لیے ایک بیئر نکالی اور اس کا گھونٹ لیا تھا کہ اچانک ہی ٹرک رک گیا۔ اس نے چونک کر اسکرین پر دیکھا۔ واقعی ٹرک رک گیا تھا مگر پھر وہ مطمئن ہو گیا کہ ممکن ہے ڈرائیور کو فطرت نے پکارا ہو۔ چند لمحے بعد ٹرک دوبارہ حرکت میں آیا تو اس نے مطمئن انداز میں سر ہلایا۔ اسکرین پر ہائی وے کا جال سا نظر آ رہا تھا اور ٹرک ایک جلتے بجھتے نقطے کی صورت میں نظر آ رہا تھا۔

مگر کوئی دس منٹ بعد ٹرک پھر رکا اور اچانک ہی جلتا بجھتا نقطہ اسکرین سے غائب ہو گیا۔ وہ اچھل پڑا۔ اس نے جھپٹ کر سیل فون اٹھایا اور ماروٹ کو کال کی۔ اس نے ہیجانی لہجے میں کہا۔ "کسی نے ہمارے پہنچنے سے پہلے ٹرک اغوا کر لیا ہے۔"

"کیا بکواس کر رہے ہو؟" ماروٹ نے خفگی سے کہا۔

"یقین کریں جناب... اب ٹرک ٹریکر پر نہیں آ رہا ہے۔"

"تم کتنی دور ہو؟"

"کوئی دو سو میل۔"

"فوری طور پر اس جگہ پہنچو... ممکن ہے کہ ٹرک ابھی وہیں ہو۔"

"یس باس!" جان نے کہا اور ڈرائیونگ کرنے والے کو پوری رفتار سے چلنے کا حکم دیا۔ اس نے فوری طور پر وین کی رفتار میں اضافہ کر دیا۔

☆☆☆

جیسے ہی ٹرک ٹریکر سے غائب ہوا، کمپنی کے سینٹر میں کھلبلی مچ گئی۔ فوری طور پر پولیس کو اس کی اطلاع دی گئی تھی۔ اتفاق سے یہ بات ایک ٹی وی رپورٹر کے علم میں آ گئی تھی اور آدھے گھنٹے کے اندر یہ خبر اس چینل سے نشر ہو رہی تھی۔ اس کے پاس ٹرک کا نمبر اور ڈرائیور کا نام تک تھا۔ اس کے چند منٹ بعد بکر کے ایک دوست نے اس کے گھر فون کیا۔ فیرن سو رہی تھی۔

"فیرن! تم نے خبر سنی۔" بکر کے دوست نے اس سے کہا۔

"کون سی خبر؟" فیرن بےزاری سے بولی۔

"ٹی وی لگاؤ۔ بکر کا ٹرک غائب ہو گیا ہے اور پولیس اس کی تلاش کر رہی ہے۔"

فیرن نے فون پٹخا اور جھپٹ کر ٹی وی آن کر دیا جس پر بکر کے بارے میں خبر آ رہی تھی۔ نیوز کاسٹر کے مطابق قیمتی چپس سے لدے اس ٹرک کو لازمی طور پر ڈاکوؤں نے اغوا کر لیا تھا اور ابھی تک اس کا کچھ پتا نہیں چلا تھا۔ ڈرائیور کے بارے میں پولیس نے شبہ ظاہر کیا تھا کہ اسے یا تو مار دیا گیا تھا یا پھر ڈاکو اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ فیرن کے منہ سے چیخ نکلی۔ اس نے جلدی سے پولیس کا نمبر ملایا۔ وہ اس وقت بکر کے لیے بہت پریشان تھی اور سارے اختلافات بھول گئی تھی۔ اس کے دل سے اس کی سلامتی کے لیے دعائیں نکل رہی تھیں۔

☆☆☆

بکر ان دونوں کے درمیان میں سہما بیٹھا ہوا تھا۔ ایک گھنٹا گزر چکا تھا اور سفر ابھی جاری تھا۔ اسے بالکل نہیں معلوم تھا کہ ٹرک کس طرف جا رہا ہے۔ آخر ٹرک رکا تو اسے کسی نے سہارا دے کر ٹرک سے اتارا۔ لمس بتا رہا تھا کہ یہ کوئی عورت تھی۔ اس کے پاس سے بڑی بھینی بھینی خوشبو آ رہی تھی۔ بکر نے کان لگا کر سنا مگر یہاں کوئی آواز نہیں تھی۔ بالکل سناٹا تھا... جیسے وہ ہائی وے سے دور کسی ویرانے میں ہوں۔ اسے لا کر ایک کرسی پر بٹھا دیا گیا مگر اسے آنکھوں سے پٹی اتارنے کی اجازت نہیں تھی۔ اسپینش لہجے والے شخص نے بتایا۔

"دوست یہ تمہارے اپنے مفاد میں ہے۔ ایسی کسی کوشش میں تم اس جگہ کے بارے میں جان گئے تو پھر ہم تمہیں نہیں جانے دیں گے۔"

"دوسری صورت میں تمہیں تمہارے ٹرک سمیت ہائی وے پر چھوڑ دیں گے۔" اس بار ایک نئی مردانہ آواز نے کہا۔ بولنے والا جیو تھا۔ وہ ٹرک کو بیرک کے اندر لے آئے تھے تاکہ اگر پولیس ہیلی کاپٹر استعمال کرے، تب بھی ٹرک کو نہ

www.pkdigest.com
Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیکھ سکے۔ ماریا کو بیکر کے سر پر چھوڑ کر وہ ٹرک کے گرد جمع ہو گئے۔ یہ سیل بند کنٹینر تھا اور اسے کھولنا آسان نہیں تھا مگر ان کے پاس سامان تھا۔ جوزیو اور بریٹ ویلڈنگ ٹارچ لے آئے اور انہوں نے دس منٹ میں کنٹینر کے دروازے کو سیل کرنے والی دونوں فولادی راڈز کاٹ ڈالیں۔ راڈز ہٹا کر انہوں نے کنٹینر کا دروازہ کھولا تو اندر مخصوص سائز کے ایلومینیم کے سیل بند باکس تھے۔ ان میں چپس تھیں اور پورا کنٹینر ان باکسز سے بھرا ہوا تھا۔ جیو کے لیے اپنے جوش پر قابو پانا دشوار ہو رہا تھا۔ یہ بلاشبہ ملین ڈالرز کا سامان تھا اور اسے امید تھی کہ اسے ان کی اچھی قیمت مل جائے گی۔ اس نے بریٹ سے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ ہمیں ماروٹ سے رابطہ کرنا چاہیے۔“

”وہ کیسے؟“ اس نے پوچھا۔ ”ہمارے پاس اس سے رابطے کا نمبر نہیں ہے۔“

”نمبر لینا تو کوئی مسئلہ نہیں ہے مگر یہاں سے اور اپنے نمبر سے کال کرنا مناسب نہیں ہوگا۔“ جیو نے سوچ کر کہا۔ ”ہمیں باہر سے جا کر کال کرنی ہوگی۔“

”کب کال کرنی ہے؟“

”جیسے ہی روشنی ہوگی۔ بریٹ! تم جا کر وین بھی اندر لے آؤ اور یہاں سے ایسی تمام چیزیں ہٹا دو جن سے پتا چلے کہ یہاں کوئی رہتا ہے۔“ جیو نے حکم دیا اور ماریا کے پاس آیا۔ ”اس کی پوری نگرانی کرنا۔ بہتر ہوگا کہ اس کے ہاتھ کرسی سے باندھ دو۔“

ماریا نے بیکر کے ہاتھ باندھ دیے۔ اس نے زبانی احتجاج کیا مگر عملاً کوئی مزاحمت نہیں کی تھی۔ جیو اور ماریا آرام کرنے چلے گئے۔ جوزیو بھی ایک طرف دراز ہو گیا اور بریٹ بیکر کی نگرانی کرنے لگا۔ تین گھنٹے بعد جیو اندر سے نکلا پھر اس نے بریٹ کو آرام کرنے بھیج دیا۔ اب بیکر کی نگرانی جوزیو کر رہا تھا۔ جیو اور ماریا بائیک پر ہائی وے کی طرف روانہ ہوئے تاکہ ماروٹ کو کال کر سکیں۔

☆☆☆

ماروٹ اپنے آدمیوں سے مسلسل رابطے میں تھا، وہ اس مقام تک پہنچ گئے تھے جہاں آخری بار ٹرک نظر آیا تھا۔ ظاہر ہے، اب وہاں کچھ نہیں تھا۔ جان پریشان تھا کہ وہ اپنے باس کو کیا منہ دکھائے گا کیونکہ وہ دعویٰ کر کے آیا تھا کہ وہ ٹرک لے آئے گا۔ اس نے ماروٹ کو کال کی۔

”باس! یہاں ٹرک کا نام و نشان نہیں ہے اور نہ ہی راستے میں ایسا کوئی ٹرک نظر آیا ہے۔“

”احمق... تمہارا کیا خیال ہے، ہائی جیک کرنے والے ٹرک کو ہائی وے پر رہنے دیں گے۔“ ماروٹ نے اسے جھڑکا۔ ”تم خود کیا کرتے ہو؟“

”سوری باس!“ جان نے خفت سے کہا۔

”اسے ہائی وے کے آس پاس دیکھو۔“

”ابھی تو تاریکی ہے باس۔“

”صبح ہونے والی ہے۔ ایسے راستوں پر خاص طور سے دیکھنا جن سے اتنا بڑا ٹرک گزر سکتا ہو اور ٹائروں کے نشانات چیک کرنا۔“

”میں سمجھ گیا باس۔“ جان نے مستعدی سے کہا۔ حالانکہ ابھی وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ ہائی وے کی دونوں جانب بے شمار راستے تھے جن پر ٹرک لے جایا جا سکتا تھا اور اس کے فرشتوں کو بھی نہیں پتا تھا کہ ٹرک ہائی جیک کرنے والے اسے کہاں لے گئے تھے۔ ویسے بھی اسے ٹرک ہائی جیک کرنے کا تجربہ تھا لیکن ایک ہائی جیک کیے جانے والے ٹرک کو تلاش کرنے کا کوئی تجربہ نہیں تھا اور نہ ہی اسے یہ کام آتا تھا۔ اس لیے وہ آرام سے بیٹھ گیا۔ جب تک صبح نہیں ہو جاتی وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

دوسری طرف ماروٹ کا فکر سے برا حال تھا کیونکہ اتنا تو وہ بھی سمجھتا تھا کہ ایک ہائی جیک ہونے والے ٹرک کو پولیس بھی بہت مشکل سے تلاش کر پاتی ہے۔ اس کے آدمیوں کو تو اس کا تجربہ بھی نہیں تھا۔ اور اس بات کا امکان نہ ہونے کے برابر تھا کہ ٹرک مل سکے۔ کوئی دوسری پارٹی اس کے آدمیوں سے پہلے فائدہ اٹھا گئی تھی۔ وہ ٹی وی دیکھ رہا تھا اور اس وقت تو اس کا افسوس اور بھی بڑھ گیا جب ٹرک کے بارے میں بتایا گیا تھا کہ اس میں موجود کمپیوٹر چپس کی مالیت ستر لاکھ ڈالرز سے زیادہ تھی۔ کچھ دیر میں صبح نمودار ہونے لگی۔ اس نے اپنے لیے کافی بنائی۔ وہ اپنے دفتر میں ہی تھا اور یہیں سے اپنے آدمیوں کی نگرانی کر رہا تھا۔

اچانک فون کی گھنٹی بجی۔ اس نے یہ سوچ کر فون اٹھایا کہ اس کے آدمیوں کی کال ہوگی مگر دوسری طرف سے ایک اجنبی آواز آئی۔ ”مسٹر کیرنز؟“

”بات کر رہا ہوں۔“ اس نے جواب دیا اور نمبر دیکھا۔ یہ کسی کال بوتھ کا نمبر تھا۔ ”بولو کیا بات ہے؟“

”مجھے تم سے ایک بزنس ڈیل کرنی ہے۔“

”میں اتنی صبح بزنس نہیں کرتا۔“ اس نے رکھائی سے جواب دیا۔

”اوکے... تمہاری مرضی!“

”ایک منٹ۔“ ماروٹ نے کہا۔ ”تم بزنس کی نوعیت بتاؤ گے؟“

”بے کار ہے کیونکہ تم اتنی صبح بزنس نہیں کرتے۔“

”لیکن کبھی کبھی کر لیتا ہوں۔“

”اگر تم خبریں دیکھ رہے ہو تو تمہیں معلوم ہوگا کہ نیواڈا میں ایک ٹرک غائب ہو گیا ہے جس میں خاصی بڑی مالیت کی کمپیوٹر چپس موجود ہیں۔“

”ہاں شاید ایسی کوئی بات ہوئی تو ہے۔“ اس نے بے پروائی سے کہا مگر اس کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی تھی۔

”لگتا ہے میں نے تمہیں غلط فون کر دیا... گڈ بائی مسٹر کیرنز!“

”ایک منٹ!“ ماروٹ نے جلدی سے کہا۔ ”لگتا ہے تم بہت جلدی میں ہو۔ کسی بھی قسم کے بزنس میں وضاحت ضروری ہوتی ہے۔ اگر میں نے کسی ٹرک کے بارے میں خبر دیکھی ہے تو اس سے تمہیں کیا؟“

”کیا تمہیں اس خبر سے کوئی دلچسپی نہیں ہے؟“

”اگر میں کہوں ہے تو...؟“

”تو میں کہوں گا کہ یہ میرے پاس ہے۔“

”کیا ٹرک تمہارے پاس ہے؟“

”مسٹر کیرنز! اتنی بے پروائی سے کام مت لو۔“ اس آدمی نے درشتی سے کہا۔ ”فون محفوظ نہیں ہوتا۔“

”اوکے... اگر وہ تمہارے پاس ہے تو تم نے مجھے کیوں فون کیا ہے؟“

”کیا تمہیں اس کی ضرورت ہے؟“

”میرا خیال ہے کہ فون پر اس قسم کی گفتگو مناسب نہیں ہے۔ ایسا کرو، کوئی جگہ بتاؤ جہاں میرا آدمی تم سے آ کر مل لے۔“

”ہائی وے انیس پر ستر ویں سیل پر ایک بار ہے، کولڈ بے لی کے نام سے... میں وہاں تمہارے آدمی سے مل سکتا ہوں۔“

”ٹھیک ہے، آج شام تک میرا آدمی وہاں تم سے رابطہ کرے گا۔ وہ سات بجے تک پہنچ جائے گا۔“

”اس سے کہنا کہ اپنے کالر میں کالا گلاب لگا کر آئے۔ میں اس سے مل لوں گا۔“ اس آدمی نے کہا۔ ”اور یاد رکھنا... میں جو سودا کروں گا وہ نقد ہوگا، اس میں ادھار کی کوئی گنجائش نہیں ہوگی۔“

”تم فکر مت کرو، میں بھی نقد کام کرنا پسند کرتا ہوں۔ مجھے بھی ادھار پسند نہیں ہے۔“ ماروٹ نے معنی خیز انداز میں کہا اور فون بند کر دیا۔ اس نے سب سے پہلے فون پر آنے والا نمبر نوٹ کیا اور اس کے بعد جان کو کال کی۔ وہ اپنی قسمت پر ناز کر رہا تھا کہ جو چیز اس کے ہاتھ سے نکل گئی تھی وہ تقدیر نے پھر سے اس کی جھولی میں ڈال دی تھی۔

”جان... معلوم کرو کہ نیواڈا میں اس نمبر کا فون بوتھ کہاں ہے اور دوسرے تم نے آج شام کولڈ بے لی نامی بار میں ایک شخص سے ملنا ہے۔“

اس نے جان کو ساری بات سمجھائی۔ وہ بھی پُرجوش ہو گیا تھا۔ ”باس! یہ تو کمال ہو گیا ورنہ ان لوگوں کو تلاش کرنا سوئی کو بھوسے میں تلاش کرنے کے برابر تھا۔“

”اب کوئی غلطی نہیں ہونی چاہیے۔“ ماروٹ نے اسے خبردار کیا۔ ”وہ بے خبر ہیں اور انہیں بے خبری ہی میں مارنا ہے۔“

”ایسا ہی ہوگا باس۔“ جان نے کہا۔

☆☆☆

بیکر کو اس جگہ بندھے ہوئے کئی گھنٹے ہونے کو آئے تھے۔ اس کے ہاتھ اکڑ گئے تھے اور اسے شدت سے حاجت محسوس ہو رہی تھی۔ آخر اس نے دل کڑا کر کے اپنی تکلیف کا اعلان کر دیا۔ امریکی نے پاس سے کہا۔ ”شور مت کرو۔“

”مجھے واش روم جانا ہے۔“ اس نے لجاجت سے کہا۔

اسے جواب نہیں ملا مگر کچھ دیر بعد اسے بازو سے پکڑ کر اٹھایا گیا اور ایک جگہ لا کر اس کے ہاتھ کھول دیے گئے مگر آنکھوں سے پٹی نہیں اتاری گئی۔ اسی حالت میں اس نے اپنی تکلیف دور کی اور پھر اسے واپس لا کر کرسی پر بٹھا کر دوبارہ باندھ دیا گیا۔ اس نے کہا۔ ”سنو... تم لوگوں نے جو لینا تھا، وہ لے لیا ہے... اب مجھے جانے دو۔“

”اتنی جلدی نہیں، ابھی ہمیں کچھ کام کرنا ہے... اس کے بعد تمہیں آزاد کر دیں گے۔“ امریکی نے نرمی سے کہا۔

کچھ دیر بعد انہوں نے اسے ناشتا کرایا اور گرم کافی بھی دی۔ ان کا رویہ نرم تھا۔ اس سے بیکر کو کچھ ڈھارس بندھی تھی کہ شاید وہ اسے زندہ چھوڑ دیں۔ امریکی شخص اس سے کسی قدر بے تکلف بھی ہو گیا تھا۔ بیکر نے اسے بتایا کہ اس کا اپنی بیوی سے اسی بات پر جھگڑا تھا کہ وہ یہ کام چھوڑ کیوں نہیں دیتا۔ اور اس بار تو اس کی بیوی نے آخری نوٹس بھی دے دیا تھا۔ جوزیو نے اس سے پوچھا۔ ”تمہاری بیوی کیسی ہے؟“

”میرے پرس میں اس کی تصویر ہے، دیکھ لو۔“

جوزیو نے اس کے پرس سے فیرن کی تصویر نکال کر دیکھی اور حیرت سے بولا۔ ”تمہاری بیوی اتنی حسین ہے اور تم اس کی ایک بات نہیں مان سکتے۔ میری بیوی ایسی ہو تو میں اس کے کہنے پر سب چھوڑ دوں۔“

www.pkdigest.com

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

”مجھے اس کام سے عشق ہے۔“

”تم احمق ہو... عشق انسان سے ہوتا ہے، کام اور چیزوں سے کون عشق کرتا ہے۔“

”کیوں، تم لوگ بھی تو پیسے کے لیے اتنا خطرناک کام کرتے ہو۔“ بکر نے بے ساختہ کہا اور پھر ڈر گیا۔ ”سوری! میرا مطلب یہ نہیں تھا۔“

جوزیو ہنسا۔ ”نہیں، تم نے ٹھیک کہا۔ بہر حال، میرا خیال ہے کہ تم اپنی بیوی کی بات مان لو۔ ویسے بھی اب یہ کام خطرناک ہوتا جا رہا ہے۔ میں اکیلا ہوں اس لیے مجھے زیادہ احساس نہیں ہے۔ ممکن ہے کل کو میری بیوی آ کر مجھ سے یہ کام چھڑوا دے۔“

اس دوران میں جیو اور ماریا لوٹ آئے تھے۔ ماریا بکر کی نگرانی کرنے لگی اور جیو ان دونوں کو ماروٹ سے ہونے والی گفتگو سے آگاہ کرنے لگا۔

”اب شام کو کیرز کے آدمی سے ملنے جانا ہے۔“

بریٹ نے کہا۔ ”تمہارا جانا مناسب نہیں ہے... میرا خیال ہے کہ میں چلا جاتا ہوں۔“

”میں بھی تو جا سکتا ہوں۔“ جوزیو نے شکوہ کیا۔

”نہیں، تم لوگ پکڑے جاؤ گے۔“ جیو نے نفی میں سر ہلایا۔ ”میں نے اس سے کہا تھا کہ میں آؤں گا۔“

”میرا لہجہ امریکی ہے۔“ بریٹ نے سر ہلایا۔ ”تم دونوں میرے پیچھے رہو گے... ممکن ہے وہ کوئی چکر چلائے۔“

”ہو سکتا ہے۔“ جیو نے سوچتے ہوئے کہا۔ ”ابھی ہمیں پتا چلا ہے کہ کنٹینرز میں موجود سامان کی مالیت کیا ہے؟“

جیو اور ماریا آتے ہوئے کھانے پینے کا سامان بھی لے آئے تھے۔ جیو کی وین میں ایک سیلائٹ ریسیور موجود تھا۔ اس کی مدد سے وہ ٹی وی چینلز دیکھ سکتے تھے۔ اس نے خبریں دیکھیں اور یہ جان کر وہ اچھل پڑا کہ کنٹینرز میں موجود چپس کی مالیت ستر لاکھ ڈالرز تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ اسے چور مارکیٹ میں بھی بیچتے تو کم سے کم نصف قیمت تو مل جاتی۔ پینتیس لاکھ ڈالرز کا سوچ کر ہی اس کے جسم میں سنسنی دوڑ گئی تھی۔ یہ اتنی بڑی رقم تھی کہ وہ کسی بڑے شہر میں اپنا سیٹ اپ قائم کر کے کئی سال عیش و آرام کی زندگی بسر کر سکتے تھے۔ اس نے ان تینوں کو بتایا تو وہ بھی پُرجوش ہو گئے۔

☆☆☆

جان نے اپنے کوٹ کے کالر پر سیاہ گلاب لگا رکھا تھا۔ وہ ٹھیک سات بجے کولڈ بے بی نامی بار میں داخل ہوا تھا اور اس کے ساتھی باہر موجود تھے۔ اس کے پاس ایک چھوٹا سا ریڈیو تھا جس کی مدد سے وہ اپنے ساتھیوں سے رابطے میں تھا۔ اسے زیادہ دیر انتظار نہیں کرنا پڑا۔ بریٹ اندر آیا اور اس نے سیاہ گلاب دیکھتے ہی جان کی میز کا رخ کیا۔ جان نمایاں جگہ پر بیٹھا ہوا تھا۔

”ہیلو... میں ٹرک کے حوالے سے آیا ہوں۔“

”میں ایم کے کا نمائندہ ہوں۔“ جان نے کہا۔

بریٹ اس کے سامنے بیٹھ گیا۔ ”ٹرک ہمارے پاس ہے۔“

”تمہارا مطالبہ کیا ہے؟“

”اصل قیمت کا ساٹھ فی صد!“

”تم پانچ منٹ رکو... میں باس سے بات کر کے آتا ہوں۔“

بریٹ احتیاطاً اکیلا آیا تھا اور جیو اس کے پیچھے تھا۔ جان نے باہر جا کر ایک فون بوتھ سے ماروٹ کا نمبر ملایا۔ ”باس! وہ ساٹھ فی صد مانگ رہے ہیں۔“

”ان کا دماغ خراب ہے۔“ ماروٹ غرایا۔ ”چوری کے مال کے اتنے کون دیتا ہے؟“

”باس! مال لینے میں کیا حرج ہے؟ ہم نے کون سا دینا ہے۔“

”نہیں، بارگیننگ کرو ورنہ انہیں شک ہو جائے گا۔“ ماروٹ نے اسے ہدایت کی۔ ”چوتھائی سے شروع کر کے چالیس فی صد تک آ جانا... اس سے زیادہ اوپر جانے سے انکار کر دینا۔“

”ٹھیک ہے باس!“

”اپنے آدمیوں سے کہنا پوری طرح ہوشیار رہیں، یہ نظروں سے اوجھل نہ ہونے پائیں۔“

جان اندر آیا اور اس نے بریٹ کے سامنے بیٹھتے ہی کہا۔ ”باس چوتھائی سے زیادہ دینے پر آمادہ نہیں ہے۔“

”لگتا ہے تمہارے باس نے مجھے وقت ضائع کرنے کے لیے بلایا ہے۔“ بریٹ کھڑا ہو گیا۔

”ایک منٹ!“ جان نے جلدی سے کہا۔ ”ابھی بات مکمل نہیں ہوئی ہے۔“

بریٹ پھر سے بیٹھ گیا۔ کچھ دیر ان دونوں میں بحث ہوتی رہی پھر جان چالیس فی صد پر آ کر اٹک گیا۔ بریٹ نے کہا۔ ”ٹھیک ہے، میں اپنے ساتھیوں سے پوچھ کر بتاتا ہوں۔“

بریٹ باہر آیا۔ اس نے بھی فون بوتھ سے جیو کو کال کی جو کچھ دور موجود تھا۔ ”وہ چالیس فی صد سے زیادہ نہیں دے رہے ہیں۔“

”چالیس فی صد کم ہیں۔“ جیو نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ یہ بھی ٹھیک ہیں۔“

”نہیں، اس کو ابھی جواب مت دو۔ اس سے کہو کہ کل اسی وقت یہاں ملے۔“ جیو نے کہا۔ ”پھر تم ہدایت کے مطابق موٹیل چلے جاؤ۔ میں دیکھوں گا کہ کوئی تمہارے پیچھے تو نہیں آ رہا۔“

بریٹ اندر آیا اور اس نے جان سے کہا۔ ”ابھی ہم اس پر بات کریں گے اور اس کے بعد ہی کوئی فیصلہ کریں گے۔ تم کل اسی وقت یہاں آ سکتے ہو؟“

”ہاں میں آ جاؤں گا۔“ جان نے سر ہلایا۔

بریٹ پہلے سے طے شدہ منصوبے کے تحت ایک مقامی موٹیل کی طرف روانہ ہو گیا کیونکہ ان لوگوں کو شبہ تھا کہ ان کا تعاقب کیا جائے گا۔ وہ اپنی بائیک پر تھا۔ کچھ دیر بعد اس نے اپنے عقب میں روشنیاں دیکھیں لیکن وہ یقین سے نہیں کہہ سکتا تھا کہ اس کا تعاقب کیا جا رہا ہے یا نہیں۔ وہ سیدھا موٹیل پہنچا جہاں اس کے پاس ایک کمرا تھا...... یہ خاصی بارونق جگہ تھی جہاں کوئی اس کے خلاف کچھ کرنے سے پہلے کئی بار سوچتا۔ یہاں وہ محفوظ تھا۔ ماروٹ کیرز اس دنیا کا تجربہ کار تھا اور اس سے محفوظ رہنے کے لیے ان کو بہت جتن کرنا پڑ رہے تھے۔

☆☆☆

جیو واپس آیا تو ماریا اور جوزیو، بکر کے ساتھ گپیں مار رہے تھے۔ اس نے ان کو ایک طرف بلایا۔ ”مجھے لگ رہا ہے کیرز کنٹینرز مفت میں حاصل کرنے کی فکر میں ہے۔ اس کے آدمیوں کا یہاں پورا ٹولہ ہے۔“

”بریٹ تو ٹھیک ہے؟“ جوزیو نے پوچھا۔

”ہاں، وہ محفوظ ہے۔“

”میرا خیال ہے کہ تم ایک بار کیرز سے براہ راست بات کر کے دیکھو۔“ ماریا نے اسے مشورہ دیا۔

”میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔“ جیو نے کہا۔

”اس کا کیا کرنا ہے؟“ جوزیو نے بکر کی طرف دیکھا۔

”جیسے ہی سودا ہو گا، ہم جانے سے پہلے اسے یہاں چھوڑ جائیں گے۔“ جیو نے جواب دیا۔

”یہ بے چارہ اپنی بیوی کے لیے بہت پریشان ہے۔“ ماریا بولی۔

جیو ہنسا۔ ”حالانکہ پریشان اس کی بیوی کو ہونا چاہیے۔“

”میرا خیال ہے کہ اسے سونے کے لیے وین میں بند کر دیتے ہیں۔“ ماریا کی اس تجویز پر جیو نے اسے گھورا۔

”تاکہ یہ وین لے کر فرار ہو جائے۔“

طے پایا کہ بکر لاؤنج کے پاس ہی سوئے گا اور ان میں سے ایک اس کی نگرانی کرے گا۔ پہلے جوزیو کے ذمے یہ کام لگا اور جیو ماریا کے ساتھ سونے کے لیے چلا گیا۔ رات دو بجے جیو آ گیا اور جوزیو سونے چلا گیا۔ جب صبح کے آثار نمودار ہوئے تو جیو نے ماریا کو اٹھا دیا۔

”اب تم اسے دیکھو... میں کیرز کو کال کرنے جا رہا ہوں۔“

جیو بائیک لے کر نکلا۔ اس نے ایک دوسرے بوتھ سے ماروٹ کو کال کی۔ وہ دفتر میں ہی تھا۔ ”کل تمہارا آدمی مجھ سے ملا تھا۔“

”وہ تم نہیں تھے؟“ ماروٹ نے کہا۔

”وہ میرا آدمی تھا... مگر میں اس آفر کو مسترد کرتا ہوں۔ میں پچاس فی صد سے ایک ڈالر بھی کم نہیں لوں گا۔“

”دیکھو یہ لوٹ کا مال ہے۔“ ماروٹ نے اس سے کہا۔

”ہاں مگر یہ بہت خاص مال ہے۔ مجھے یقین ہے کہ کوئی دوسری پارٹی مجھے اس کے عوض ساٹھ فی صد دے دے گی۔“

”یہ بھول ہے تمہاری۔“ ماروٹ نے زہریلے لہجے میں کہا۔ ”اس کا سودا سوائے میرے کوئی نہیں کرے گا۔“

”چلو دیکھ لینا۔“ جیو ہنسا۔ ”اور ہاں اگر تمہیں میری قیمت قبول ہو تو اپنے آدمی سے کہنا کہ اپنے کالر میں سرخ گلاب لگا کر آئے۔ میں اس سے ملوں گا نہیں، صرف دیکھ کر چلا جاؤں گا۔“

”پھر بات کیسے ہو گی؟“

”بات میں تم سے اسی نمبر پر کروں گا... یا مجھے کوئی نمبر دے دو۔“

”میں تمہیں اسی نمبر پر ملوں گا۔“

”اب بات کا انحصار اس پر ہے کہ تم میری دی ہوئی قیمت پر راضی ہو جاؤ ورنہ میں کسی اور پارٹی سے بات کر لوں گا۔“ جیو نے یہ کہہ کر فون بند کر دیا۔

☆☆☆

بریٹ نے جان اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ لیا تھا وہ ایک بڑی سی وین میں تھے اور انہوں نے موٹیل سے کچھ دور ہی وین پارک کی ہوئی تھی۔ ان میں سے ایک آ کر اسی لائن کے ایک کمرے میں مقیم ہو گیا تھا جس میں بریٹ رہ رہا تھا۔ وہ پوری طرح اس کی نگرانی کر رہے تھے۔ بریٹ نے دل ہی دل میں جیو کو داد دی جس نے یہ منصوبہ بنایا تھا ورنہ یہ اب تک ان کے ٹھکانے پر پہنچ کر ٹرک پر قبضہ کر چکے ہوتے۔ صبح سویرے اسے جیو کی کال آئی اور اس نے اسے ساری رپورٹ دی۔ جیو نے اسے ماروٹ کیرز سے ہونے والی گفتگو سے

www.pkdigest.com
Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آگاہ کیا۔

''ایسا لگ رہا ہے کہ ان لوگوں کی نیت خراب ہے اور یہ ہم سے مال چھیننا چاہتے ہیں۔'' بریٹ بولا۔

''میرا ابھی یہی خیال ہے مگر آج شام تک دیکھ لیتے ہیں۔''

''دیکھئے کون آئے گا؟''

''میں۔'' جیو نے کہا۔ ''تمہارا اس وقت کمرے سے نکلنا خطرے سے خالی نہیں ہے۔''

''کیا یہ مجھے اغوا کرنے کی کوشش کریں گے؟''

''میرا خیال ہے کہ کر بھی سکتے ہیں... کیونکہ میں نے انہیں تقریباً انکار کر دیا ہے۔ تمہارے پاس پستول ہے؟''

''ہاں، وہ تو ہر وقت تیار ہوتا ہے۔''

''اگر یہ تمہیں اغوا کرنے کی کوشش کریں تو تم اپنا پورا بچاؤ کرنا۔''

''اگر میں یہاں سے نکل جاؤں؟''

''نہیں، ابھی نہیں... پہلے میں ان لوگوں کو دیکھوں گا اس کے بعد تمہیں وہاں سے نکالیں گے۔''

جیو سے بات کر کے بریٹ نے دروازے کو اندر سے بند کر لیا تھا۔ اگرچہ اس قسم کے حفاظتی انتظامات ان لوگوں کو روکنے کے قابل نہیں تھے جو اس کی نگرانی کر رہے تھے۔

☆☆☆

جیو اور ماریا کولڈ بے بی بار میں موجود تھے اور ایک محبت کرنے والے جوڑے کا کردار ادا کر رہے تھے۔ ویسے تو وہ ایک دوسرے سے سچ مچ محبت کرتے تھے مگر اس وقت وہ اداکاری کر رہے تھے۔ وہ چھ بجے سے بار میں موجود تھے۔ سات بجے جان بار میں داخل ہوا۔ آج اس نے کالر پر سرخ گلاب لگا رکھا تھا۔ اس نے ایک نظر بار کا جائزہ لیا اور اسی میز پر آ بیٹھا۔ جیو نے اسے ایک نظر دیکھا اور دوبارہ ماریا میں گم ہو گیا۔

ماریا نے سرگوشی میں کہا۔ ''اس نے سرخ گلاب لگا رکھا ہے۔''

''یہ دھوکا ہے۔'' جیو نے جوابی سرگوشی کی۔ ''یہ ہم سے مال چھین لینا چاہتے ہیں۔''

''پھر یہاں آنے کا مقصد؟''

''ایک تو میں کیرز سے بات کروں گا۔ دوسرے ہمیں بریٹ کو بھی اس جگہ سے نکالنا ہے۔''

''وہ کیسے نکالیں گے؟''

''ابھی نکالیں گے، یہ ابھی یہاں ہیں۔'' جیو مسکرایا اور ماریا کا ہاتھ تھام کر کھڑا ہو گیا۔ وہ نشے میں جھومنے کی اداکاری کر رہا تھا۔ جیو نے ایک کار کرائے پر لی تھی جو باہر کھڑی ہوئی تھی۔ وہ اس میں وہاں سے روانہ ہوئے۔

''اتنی محنت کے بعد بھی ہمیں کچھ حاصل نہیں ہوا۔'' ماریا مایوسی سے بولی۔

''اس قسم کے کاموں میں ایسا تو ہوتا ہے۔'' جیو نے اسے تسلی دی۔ ''اور مال ابھی ہمارے پاس ہے، ہم اس کا کوئی اور گاہک تلاش کر لیں گے۔''

''مشکل ہے... جنہیں ہم مال بیچتے ہیں، وہ اتنی بڑی چیز نہیں لے سکتے۔''

''تم فکر مت کرو... کوئی نہ کوئی راستہ نکل آئے گا۔'' جیو نے کہا اور موبائل نکال کر بریٹ سے رابطہ کیا۔ ''ہم آ رہے ہیں تمہیں لینے کے لیے۔''

''یہاں اب وہی ہے جو میرے کمرے کے ساتھ والے کمرے میں ٹھہرا ہے۔ باقی گئے ہوئے ہیں۔''

''گڈ! تم نکل کر بار میں آؤ اور جیسے ہی میں مس کال دوں، باہر نکل کر ایک نیلے رنگ کی فورڈ میں آ جانا۔''

''میں سمجھ گیا۔''

کچھ دیر میں وہ اس موٹیل کی پارکنگ میں تھے۔ جیو اور ماریا نے کار سے نکل کر وہاں موجود ہر گاڑی کے ایک پہیے کی ہوا نکالنا شروع کر دی۔ وہاں کل چار ہی گاڑیاں اور دو موٹر سائیکلیں تھیں۔ جب ماریا آخری بائک کے پہیے کی ہوا نکال رہی تھی تو جیو نے کار کا انجن اسٹارٹ کر کے بریٹ کے موبائل پر مس کال دی تو وہ دوڑا ہوا چلا آیا۔ وہ اور ماریا ایک ساتھ کار میں گھسے اور جیو نے کار دوڑا دی۔ اس نے عقبی آئینے میں ایک آدمی کو دوڑتے ہوئے باہر آتے اور ایک کار کی طرف جاتے دیکھا تھا۔

''یہ خبیث کسی بد روح کی طرح میرے پیچھے تھا۔'' بریٹ نے عقبی نشست سے کہا۔

''فکر مت کرو، اس سے جان چھوٹ گئی ہے۔'' جیو ہنسا۔ ''ہم نے ساری کاروں کے پہیوں کی ہوا نکال دی ہے۔''

''شاندار۔'' بریٹ بھی ہنس دیا۔ ''اب کیا ارادہ ہے؟''

''اب میں کیرز سے آخری بار بات کروں گا۔''

''میرا خیال ہے کہ وہ نہیں مانے گا۔ وہ تو مال مفت میں لینے کی فکر میں ہے۔''

''ایک بار بات کرنے میں حرج نہیں ہے۔'' جیو فکرمند سا تھا۔ ''اصل بات یہ ہے کہ جن کے ساتھ ہم ڈیل کرتے ہیں، وہ پچاس ساٹھ ہزار ڈالرز والی پارٹیاں ہیں۔ تیس چالیس لاکھ ڈالرز کی ڈیل وہ نہیں کر سکتیں۔''

یہ درست تھا، وہ سب ہی سوچ میں پڑ گئے تھے۔ جیو نے جہاں سے کار کرائے پر لی تھی، وہ واپس کی۔ اس سے کچھ ہی دور ان کی وین کا پک اپ ٹرک کھڑا تھا۔ وہ اس میں سوار ہو کر اپنے ٹھکانے کی طرف روانہ ہو گئے۔

''وہ کار سے ہمارا سراغ لگا سکتے ہیں۔'' ماریا نے کہا۔

''نہیں، میں نے پک اپ اسی وجہ سے دور کھڑی کی تھی۔''

وہ گودام پہنچے تو جوزیو ان کا انتظار کر رہا تھا۔ انہوں نے مل کر میٹنگ کی اور اس میں ساری صورتِ حال رکھی۔ ''یہ تو طے ہے کہ کیرز کنٹینرز زبردستی حاصل کرنا چاہتا ہے۔'' جیو نے ان سے کہا۔

''اس کے علاوہ ہمارے پاس کوئی اور گاہک نہیں ہے جسے ہم یہ کنٹینرز بیچ سکیں۔'' ماریا نے اس کی تائید کی۔ ''یہ سفید ہاتھی ہے، اسے ہر کوئی نہیں خرید سکتا۔''

''پھر ہم کیا کریں؟'' جوزیو نے سوال کیا۔ ''جب ہم نے اسے اغوا کیا تھا تو ہمیں بھی نہیں معلوم تھا کہ اس کے اندر کیا ہے۔''

ان میں بحث ہونے لگی کہ اب کیا کریں۔ ماروٹ کیرز سے ایک بار پھر رابطہ کیا جائے اور اس کے سامنے ایک آپشن رکھ دیا جائے کہ اس نے سودا کرنا ہے یا نہیں... اور یہ بھی واضح کر دیا جائے کہ اس کی چالاکی ان پر کھل گئی ہے۔ وہ کسی نتیجے پر نہیں پہنچے تھے سوائے اس کے کہ ایک بار پھر ماروٹ کیرز سے بات کی جائے۔ وہ رات سونے کے لیے لیٹے تو ماریا نے جیو سے کہا۔

''کیا ہم کیرز کو کوئی دھمکی نہیں دے سکتے جس سے وہ سودا کرنے کی صورت میں کوئی گڑبڑ نہ کرے۔''

''ہم اسے کیا دھمکی دے سکتے ہیں؟'' جیو سوچ میں پڑ گیا پھر اچانک اسے ایک خیال آیا۔ وہ جتنا اس پر سوچتا رہا، اتنا ہی اسے یہ خیال اچھا لگا۔ اس نے ایک بار پھر اپنے ساتھیوں کو بلا لیا۔ رات گئے تک وہ اس بارے میں بات کرتے رہے۔

☆☆☆

ماروٹ کیرز اپنے عالی شان بیچ ہاؤس میں تھا جو کیلیفورنیا کے ایک ساحلی علاقے میں تھا۔ وہ دو راتوں سے بہت کم سویا تھا۔ اس معاملے نے اس کی نیندیں حرام کر دی تھیں۔ اس وقت بھی وہ جاگ رہا تھا۔ اس نے ابھی کچھ دیر پہلے جان سے بات کی تھی۔ اس کا غصے سے برا حال تھا۔ اس کے آدمی دونوں بار ناکام رہے تھے، ان کا ایک ہی آدمی نظر میں تھا اور وہ اسے بھی نکال کر لے گئے تھے۔ اچھی طرح گرجنے برسنے کے بعد ماروٹ نے جان سے کہا۔ ''یہ تمہارے پاس آخری موقع ہوگا جب میں تمہیں کوئی کام دوں تو اسے ویسا ہونا چاہیے جیسا کہ میں کہوں۔''

''اوکے باس!'' جان نے مرے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس نے زیرِ نگرانی آدمی پر صرف ایک شخص کو چھوڑ کر غلطی کی تھی۔

ماروٹ کو یقین تھا کہ اس شخص کی ایک بار کال ضرور آئے گی کیونکہ اس کنٹینرز کو اس کے سوا کوئی نہیں خرید سکتا تھا۔ وہ اب بھی اس فکر میں تھا کہ کسی طرح اس کنٹینرز کو حاصل کر لے۔ اس کی توقع کے عین مطابق فون کی گھنٹی بجی۔ اس نے اپنے دفتر والے فون کی کال کو یہاں منتقل کرا لیا تھا۔ اس نے کال ریسیو کی۔

''میں نے سوچا تم سے ایک بار بات کر لی جائے۔''

''مجھے بھی یقین تھا کہ تم ایک بار... ضرور کال کرو گے۔'' ماروٹ مسکرایا۔

''لیکن تم اس خوش فہمی میں مت رہنا کہ میں تمہیں یہ مال بیچنے پر مجبور ہوں۔ اب اگر تم نے کوئی غلط حرکت کی تو میں اسے آگ لگا دوں گا۔'' جیو نے اسے دھمکی دی تھی۔

''میں کوئی غلط حرکت نہیں کروں گا۔''

''دوسری بات یہ ہے کہ قیمت اب پینتالیس فی صد ہو گی۔''

''مجھے منظور ہے مگر مال میری بتائی ہوئی جگہ پر آئے گا...''

''یہ بھول جاؤ۔'' جیو نے اس کی بات کاٹی۔ ''تمہارا ایک آدمی آئے گا اور میں اسے مال دکھاؤں گا۔ اس کے بعد تم مجھے ادائیگی کرو گے اور مال خود لے جاؤ گے۔''

''اوکے!'' ماروٹ نے کچھ دیر بعد کہا۔ ''مجھے یہ بھی منظور ہے۔ میرا آدمی کہاں آئے؟''

''وہ ہائی وے پر روٹ انیس پر آئے گا۔ کہیں بھی جگہ اسے روک کر میں اپنے ساتھ لے جاؤں گا اسے غیر مسلح ہونا چاہیے اور اس کے پیچھے کوئی نہ ہو۔''

''اب ہائی وے پر ٹریفک میری مرضی سے تو نہیں چلتا ہے۔'' ماروٹ نے اسے یاد دلایا۔

''ٹھیک ہے مگر مجھے شک ہوا تو میں اسے نہیں روکوں گا۔ اس لیے بہتر ہے کہ اس کے آس پاس کوئی نہ ہو۔''

''مجھے منظور ہے۔''

''اسے آج شام سات بجے روانہ کرنا۔''

''اوکے!'' ماروٹ بولا۔ ''ادائیگی کس صورت میں ہوگی۔''

''جب تمہارا آدمی تصدیق کر دے گا کہ مال ہمارے

www.pkdigest.com

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پاس ہے اور وہی ہے جو تم سے کہا ہے تو تمہارا ایک اور آدمی رقم لے کر میرے بتائے ہوئے مقام پر آئے گا۔“

”میرے پاس اتنے فالتو آدمی نہیں ہیں۔“ ماروٹ نے اعتراض کیا۔

”کوئی بات نہیں، تم خود آجانا۔“ جیو نے استہزائیہ انداز میں مشورہ دیا۔ ”جب ہمیں رقم مل جائے گی تو تمہارے آدمی کو ٹرک سمیت جانے دیا جائے گا۔“

”اور اگر ایسا نہ ہوا تو؟“

”ہمیں نہ تو تمہارا آدمی رکھنا ہے اور نہ ہی اس مال کا کچھ کرنا ہے۔“

”ٹھیک ہے، میرا آدمی آجائے گا مگر ایک بات یاد رکھنا میرے ساتھ دھوکا ہوا تو میں تمہیں پاتال سے بھی کھینچ نکالوں گا۔“

”فکر مت کرو... میں تمہیں جانتا ہوں اس لیے کوئی دھوکا نہیں ہوگا۔“ جیو نے اسے اطمینان دلایا۔

☆☆☆

شام کا سورج غروب ہونے کے قریب تھا جب روٹ انیس کی سڑک پر ایک بائک سوار نمودار ہوا۔ اس کے آگے پیچھے کوئی نہیں تھا۔ جوزیو اسے ایک جگہ سے دیکھ رہا تھا۔ جب اسے یقین ہوگیا کہ اس کے پیچھے کوئی نہیں ہے تو اس نے اپنی جگہ سے اٹھ کر ہاتھ ہلانا شروع کر دیا۔ بائک والا اختلافی نظروں سے پہلے ہی چاروں طرف دیکھ رہا تھا، اس نے فوراً جوزیو کو دیکھ لیا۔ اس نے بائک گھمائی اور اس کے پاس آکر رکا۔ جوزیو کے ہاتھ میں پستول تھا۔ اس نے اشارے سے بائک سوار کو ہاتھ اوپر کرنے کو کہا اور پھر اس کی تلاشی لی۔ اس کے پاس کوئی چیز نہیں تھی۔

”تمہیں کس نے بھیجا ہے؟“

”جس نے تمہیں یہاں انتظار کرنے کو کہا ہے۔“ بائک سوار نے جواب دیا، وہ جوان لڑکا تھا۔ ”کہاں چلنا ہے؟“

”یہ بائک چھوڑ دو۔ میرے پاس بائک ہے۔“ جوزیو نے اسے آگاہ کیا۔ ”وہ تم چلاؤ گے، میں تمہارے پیچھے بیٹھوں گا۔“

”جیسی تمہاری مرضی۔“ نوجوان شخص بائک سے اتر آیا۔ جوزیو کی بائک ٹیلے کے پیچھے کھڑی تھی۔ وہ اس پر روانہ ہوگئے۔ کیونکہ جیو نے اسے ایسا کرنے کو کہا تھا اس لیے جوزیو اسے لے جا رہا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ اس کے بعد انہیں اپنا یہ ٹھکانا چھوڑنا پڑتا مگر چالیس لاکھ ڈالرز اتنی بڑی رقم تھی کہ وہ ہاتھ آجاتی تو اس ٹھکانے کی کسے پروا تھی۔ وہ گودام تک پہنچے جہاں باقی افراد ان کے منتظر تھے۔ بریٹ نے ایک بار پھر اس

شخص کی تلاشی لی۔ یہ اجنبی تھا.... اس سے پہلے انہوں نے اسے نہیں دیکھا تھا۔ وہ ایک کونے میں بندھے بیٹھے بیکر کو دیکھ کر چونکا۔

”یہ اس ٹرک کا ڈرائیور ہے۔“ ماریا نے اسے بتایا۔

”اور ٹرک یہ ہے۔“

”تم چاہو تو اپنا اطمینان کر سکتے ہو۔“ جیو نے ٹرک کی طرف اشارہ کیا۔ ”مگر تم اپنے باس کو اطلاع کس طرح دو گے؟“

”میرے پاس سیل فون ہے۔“ اس نے کہا تو جیو نے جوزیو کو گھورا۔

جوزیو ہکلایا۔ ”مجھے نہیں معلوم، میں نے اس کی مکمل تلاشی لی تھی۔“

”یہ غلط ہے، میرے پاس سیل فون ہے۔“ اس نے اپنی کلائی سے بندھے سیل فون کو نکال کر دکھایا۔ ”ورنہ تم سوچو میں باس سے کیسے بات کرتا۔“

جیو نے اس سے سیل فون لے لیا۔ ”تم جا کر دیکھ لو۔“

ماروٹ کے نمائندے نے جا کر ٹرک میں رکھے ایک باکس کو کھولا۔ اس میں سے اس نے مخصوص پیکنگ میں رکھی چپس چیک کیں۔ پھر دوسرا باکس کھولا۔ چند باکس دیکھنے کے بعد اس نے مطمئن ہو کر سر ہلایا۔

”مجھے اطمینان ہے۔“ اس نے کہا۔ ”کیا میں باس سے بات کر سکتا ہوں؟“

بریٹ اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔ اس نے اچانک کہا۔ ”تم باس سے بات کر سکتے ہو مگر اس فون سے نہیں۔“ بریٹ نے اسے ایک اور سیل فون دیا۔ ”اس سے بات کرو۔“

”لیکن میں نے اپنے فون سے بات کرنی ہے۔“ اس نے اصرار کیا۔

”کیوں... اس میں ایسی کیا بات ہے جو اس فون میں نہیں ہے؟“

”باس صرف اسی نمبر کو دیکھ کر اٹھائے گا۔“ وہ اب کچھ پریشان سا ہو گیا۔

”باس نے بات کرنی ہوگی تو اس فون کی کال بھی ریسیو کرے گا۔“ جیو بھی بولا۔ اس نے اچانک سیل فون زمین پر دے مارا اور اس کے پرزے بکھر گئے۔ اس نے ان پرزوں میں سے ایک ننھی سی چپ اٹھائی۔ ”اچھا، تو یہ بات ہے۔“

یہ چپ کسی سیل فون کے ساتھ لگ کر کال کرنے کی صورت میں جائے وقوع بھی نشر کر دیتی تھی اور ایک مخصوص

بیوری کی مدد سے ٹھیک اس جگہ پہنچا جا سکتا تھا جہاں یہ موبائل موجود ہوتا۔ مگر یہ چپ اسی صورت میں کام کرتی تھی جب اس موبائل سے کال کی جاتی۔ بریٹ کی عقل مندی کی وجہ سے وہ بال بال بچے تھے۔ جوزیو نے طیش میں آکر اسے عقب سے لات ماری۔ وہ شخص منہ کے بل گرا تو انہوں نے اسے رسیوں سے باندھ دیا۔ جیو فکرمند تھا۔ ”اس چپ کا مطلب ہے کہ کیرز کے آدمی آس پاس موجود ہیں۔“

”ایسا ہی ہے۔“ ماریا بولی۔ ”اب ہم لوگوں کو بہت ہوشیار رہنا ہوگا۔“

”اس سے اگلواؤ کہ اس کے ساتھی کہاں ہیں۔“ بریٹ نے کہا۔

کیرز کے آدمی میں زیادہ دم خم نہیں تھا۔ اس نے جلد اگل دیا کہ اس کے ساتھی ہائی وے پر اس کے سگنل کا انتظار کر رہے تھے اور جیسے ہی ان کو سگنل ملتا، وہ چل پڑتے۔ انہوں نے سکون کا سانس لیا کیونکہ یہ جگہ ہائی وے سے کوئی چودہ میل کے فاصلے پر تھی اور اسے تلاش کرنا آسان نہیں تھا۔ انہوں نے کیرز کے آدمی کو باندھ کر ایک کونے میں ڈال دیا اور آپس میں بحث کرنے لگے۔ بریٹ بولا۔

”میرا خیال ہے کہ اب ہم کیرز کو مزید آزمانے کی حماقت نہیں کر سکتے... وہ بہت خطرناک شخص ہے۔“

”یہ تو ہے مگر ہم اس کا کیا کریں؟“ جیو نے ٹرک کی طرف اشارہ کیا۔ ”یہ تو ہمارے گلے پڑ گیا ہے۔“

”ایک تجویز ہے، اس کا سامان نکال کر ہم تھوڑا تھوڑا کر کے فروخت کر سکتے ہیں۔“ ماریا بولی۔

”ہاں ایسا ہو سکتا ہے... مگر کیا اس کے لیے ہمارے پاس وقت ہے؟“ جیو نے سر ہلایا۔ ”اس جگہ زیادہ دیر رکنا بھی خطرے سے خالی نہیں ہے، اس جگہ کو تلاش کرنا مشکل ہے مگر ناممکن نہیں ہے۔“

”ہم کوئی اور ٹرک لا کر اس کا سامان کہیں اور لے جاتے ہیں۔“ جوزیو نے بھی ایک تجویز دی۔

”تم اس کا حجم دیکھ رہے ہو۔“ جیو نے کنٹینرز کی طرف اشارہ کیا۔ ”اس کا سامان کم سے کم تین ٹرکوں میں آئے گا اور پھر چپس کو اس کنٹینرز میں ایک خاص انداز میں محفوظ کیا گیا ہے۔ ہم اس انداز سے ان کو محفوظ نہیں کر سکتے۔“

”پھر کیا کیا جائے؟“ ماریا جھنجلائی۔ ”اتنی بڑی مالیت کی چیز ہم چھوڑ بھی نہیں سکتے۔“

”تم دوسرے خریداروں سے بات کرو۔“ بریٹ نے جیو کی طرف دیکھا۔

”میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔“ اس نے جواب دیا اور وین کی طرف چلا گیا۔ اس میں ایک وائرلیس فون تھا جو طویل فاصلوں پر کام کرتا تھا۔ ان کے نزدیک ہی بیکر آنکھ پر پٹی باندھے صبر سے بیٹھا تھا۔ اس کی ہمت قابل داد تھی جو وہ دو دن سے مستقل ایک ہی انداز میں بیٹھا تھا اور اس نے اب تک حوصلہ نہیں ہارا تھا۔ اس کے اچھے رویے کی وجہ سے اب انہوں نے اس کے ہاتھ عقب میں نرمی سے الگ الگ باندھ دیے تھے کہ وہ اپنی آنکھ سے پٹی نہ اتار سکے۔ ویسے کوئی نہ کوئی ہر وقت اس کے پاس ہوتا تھا۔ جیو کچھ دیر بعد آیا۔ اس کے چہرے سے مایوسی جھلک رہی تھی۔

”سب نے انکار کر دیا۔“ اس نے کہا۔ ”چپس کا سنتے ہی سب نے کانوں کو ہاتھ لگا لیے کیونکہ ان کی تلاش کی جا رہی ہے اور یہ عام مارکیٹ میں بکنے والی چیز نہیں ہے۔“

”اس میں پکڑے جانے کا بھی رسک ہوتا ہے۔“ بریٹ نے اس کی تائید کی۔

”اس کا مطلب ہے کہ ہمیں یہ ٹرک ایسے ہی چھوڑنا پڑے گا۔“ ماریا مایوسی سے بولی۔

”لگ تو ایسا ہی رہا ہے۔“ جیو نے ٹھنڈی سانس لی۔

”صرف ٹرک ہی نہیں بلکہ یہ جگہ بھی چھوڑنا پڑے گی۔“

ان میں سے کسی کا دل بھی لاکھوں ڈالرز مالیت کی اس کھیپ کو چھوڑنے کو نہیں چاہ رہا تھا۔ اس سے پہلے جو انہوں نے سب سے زیادہ رقم حاصل کی تھی، وہ نوے ہزار ڈالرز تھی اور یہ اس سے بہت بڑی رقم تھی۔ اسے وہ کسی صورت نظرانداز نہیں کر سکتے تھے مگر بیچ بھی نہیں سکتے تھے۔ اس سے جان چھڑاتے یا نہ چھڑاتے مگر انہیں یہ ٹھکانا تو چھوڑنا ہی تھا اور وہ بے گھر بھی ہو جاتے۔ ماروٹ کیرز الگ ان کی راہ پر لگ گیا تھا اور وہ بہت خطرناک دشمن تھا۔ ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا کریں؟ اس صورت حال نے کس طرح انھیں جوان کے گلے میں ہڈی کی طرح پھنس گئی تھی۔ وہ اسے نہ اگل سکتے تھے اور نہ نگل سکتے تھے۔ وہ آپس میں بحث کرتے اور الجھتے رہے۔ ایک موقعے پر جوزیو جذباتی ہو گیا تھا اور بندھے ہوئے نوجوان کو گولی مارنے جا رہا تھا کیونکہ وہ ان کا ٹھکانا دیکھ چکا تھا اور اسے چھوڑ کر وہ بے گھر ہو جاتے۔ ماریا اور جیو نے اسے بڑی مشکل سے روکا۔

”ہم کسی کے خون سے ہاتھ نہیں رنگ سکتے۔“ جیو نے اسے سمجھایا۔

”اور ان لوگوں کو موقع دیں کہ یہ ہمیں مار ڈالیں۔“ جوزیو نے تلخی سے کہا۔ جب تک ان لوگوں نے اس کا غصہ

www.pkdigest.com
Courtesy www.pdfbooksfree.pk

...نہیں کر دیا تو جوان کی جان پر بنی رہی۔ اور اس سے زیادہ خراب حالت بیکر کی تھی۔ اسے لگ رہا تھا کہ شاید نوجوان کے بعد اس کی باری ہوگی۔ وہ پھر اپنی جگہ بیٹھ کر بحث کرنے لگے۔ رات رفتہ رفتہ گزر رہی تھی۔ طے پایا کہ ان میں سے دو پوری طرح مسلح ہو کر پہرا دیں گے اور دو آرام کریں گے۔ پہلے ماریا اور جوزیو نے پہرا دینا تھا۔ جیو اور بریٹ سونے چلے گئے۔ وہ چوکنا تھے اگرچہ امکان تو نہیں تھا مگر ہو سکتا تھا کہ ماروٹ کے آدمی یہاں آنکلتے اور وہ بے خبری میں مارے جاتے۔ ماریا نے کافی بنائی۔ وہ بیکر کے لیے بھی ایک کپ نکال لائی تھی۔ جوزیو نے اس کے ہاتھ کھول دیے تھے۔ بیکر ان کی باتیں سن رہا تھا اور اس نے ان کا مسئلہ سمجھ لیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی وہ جان گیا تھا کہ یہ ڈاکو تو تھے مگر قاتل نہیں تھے۔ اس کے ذہن میں ان کے مسئلے کا ایک حل آیا مگر اسے یہ یقین نہیں تھا کہ وہ اس کی بات مانیں گے یا نہیں۔ ماریا اور جوزیو اسی مسئلے پر بات کر رہے تھے کہ اس نے ہمت کر کے ان کی بات کاٹی۔

"اگر تم لوگ برا نہ مانو تو میرے پاس اس مسئلے کا ایک حل ہے۔"

"تمہارے پاس!" ماریا نے شک سے کہا۔ "ہمارے مسئلے کا حل؟"

"ہاں اگر تم پسند کرو تو میں کہوں؟"

"ہاں کہو۔" ماریا نے اسے اجازت دی۔

"تم لوگ رقم چاہتے ہو اور یہ بھی کہ پولیس تمہارے پیچھے نہ آئے؟"

"ہاں... مگر یہ ممکن نہیں ہے۔" جوزیو نے مایوسی سے کہا۔

"دنیا میں کچھ بھی ناممکن نہیں ہوتا۔" بیکر نے سنجیدگی سے کہا۔ "اگر تم لوگ اس کمپنی سے رابطہ کرو جس کا یہ ٹرک ہے تو وہ اس کے بدلے تمہیں تاوان دے دے گی۔"

"کمپنی ہمیں تاوان دے گی؟" جوزیو ہنسا۔ "کیوں مذاق کر رہے ہو۔"

"کمپنی کبھی کسی اغوا کار کو اپنے مال کی رہائی کے بدلے تاوان نہیں دیتی۔ یہ بات ہم سے زیادہ بہتر کون جانتا ہے۔" ماریا بولی۔

"مگر یہ لوگ دیں گے۔" بیکر نے یقین سے کہا۔ "کیونکہ انہیں اس سامان کی اشد ضرورت ہے۔ ان کے سان فرانسسکو والی فیکٹری میں بننے والے کمپیوٹرز کا انحصار ان چپس پر ہے اور اگر یہ چپس انہیں نہ ملیں تو کمپیوٹرز نہیں بنیں گے اور ان کا بہت بڑا آرڈر ہے جو یہ پورا نہیں کر سکیں گے۔ ان کا صرف مالی نقصان ہی کروڑوں ڈالرز میں ہوگا اور اس سے بھی زیادہ ان کی ساکھ کو نقصان ہوگا۔"

"یہ بات سمجھ میں آنے والی ہے۔" ماریا نے جوزیو کی طرف دیکھا۔

"تم یقین کرو اگر تم ان سے ستر لاکھ ڈالرز بھی مانگو گے تو یہ دیں گے کیونکہ یہ سودا بھی انہیں اس نقصان کے مقابلے میں بہت سستا پڑے گا جو چپس کے پلانٹ پر نہ پہنچنے سے ہو سکتا ہے۔"

"واقعی!" جوزیو نے بے یقینی سے کہا۔

"تم ایک بار بات کر کے دیکھ لو کیونکہ کمپنی نے بہت مجبوری کے عالم میں یہ چپس میرے ذریعے بھیجی ہیں... صرف اس لیے کہ ان کا مقررہ تاریخ پر پلانٹ پر پہنچنا بہت ضروری ہے۔"

"میرا خیال ہے کہ میں جیو سے بات کرتی ہوں۔"

"کر لو مگر مجھے تو یہ بہت مضحکہ خیز لگ رہا ہے۔" جوزیو ہنسا۔ "بھلا جس کا سامان ہو، وہ اس کی قیمت دیتا ہے؟"

"جب ہمارے پاس کوئی اور حل نہیں ہے تو یہ کر کے بھی دیکھ لیتے ہیں۔" ماریا نے سنجیدگی سے کہا۔

رات دو بجے اس نے جیو اور بریٹ کو اٹھا دیا تھا۔ اس نے ان کے سامنے بیکر کی تجویز رکھی۔ جیو نے نفی میں سر ہلایا۔ "کمپنی کبھی تاوان نہیں دے گی۔"

"بات کرنے میں کیا حرج ہے؟" ماریا نے اصرار کیا۔ "اس کا کہنا ہے، ممکن ہے اس طرح سے ہم پر کیس بھی نہ بنے کیونکہ کمپنی کبھی ظاہر نہیں کرے گی کہ اس نے کنٹینر تاوان ادا کر کے حاصل کیا ہے۔"

اب وہ اس تجویز پر بحث کر رہے تھے آخر ماریا نے جیو اور بریٹ کو قائل کر لیا کہ بات کرنے میں کیا حرج ہے۔ ممکن ہے کمپنی والے مان جائیں۔ اگر وہ اتنے ہی ضرورت مند ہیں تو ان کا مان جانا لازمی تھا۔ صبح جیو اکیلا ہی روانہ ہوا۔ وہ بہت محتاط تھا اور ایک لمبا چکر کاٹ کر ہائی وے پہنچا جہاں اس نے ایک فون بوتھ سے کمپنی کے نمبر پر کال کی اور خواہش ظاہر کی کہ اس کی کسی اعلیٰ افسر سے بات کرائی جائے۔ اس کی خواہش کچھ دیر بعد پوری ہو گئی۔ لائن پر آنے والا ایگزیکٹو آفیسر تھا۔ جب جیو نے اسے بتایا کہ کنٹینر اس کے پاس ہے تو فوری طور پر کمپنی کا صدر بھی لائن پر آ گیا۔ جیو نے ان کے سامنے مطالبہ رکھا۔

"مجھے ایک کروڑ ڈالرز درکار ہیں... اس صورت میں

تمہیں تمہارا سامان مل جائے گا۔"

"تم تاوان مانگ رہے ہو؟"

"میں ایک گھنٹے بعد دوبارہ کال کروں گا۔" جیو نے سوال نظر انداز کر کے کہا۔ "اس وقت مجھے صرف ہاں یا نہیں میں جواب چاہیے... اور اپنا کوئی براہ راست نمبر دو۔"

"یہ نمبر نوٹ کر لو۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

اس نے نمبر نوٹ کر کے فون بند کر دیا اور اپنی انگلیوں کے نشانات صاف کر کے فوری طور پر وہاں سے روانہ ہو گیا۔ اس نے ایک ریستوران میں ناشتا کیا اور دوسروں کے لیے کھانے پینے کا سامان لے لیا۔ اس کے بعد وہ ایک اور فون بوتھ پہنچا جو پہلے والے سے کوئی میل دور تھا۔ اس نے بتایا ہوا نمبر ملایا۔ رابطہ ہوتے ہی اس سے پوچھا گیا۔

"تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ تم جو کہہ رہے ہو وہ درست ہے۔"

"میں تمہاری اس ڈرائیور سے بات کرا سکتا ہوں جو تمہارا مال اپنے ٹرک میں لے کر نکلا تھا مگر یہ اس صورت میں ہی ممکن ہے جب تم میرا مطالبہ مان جاؤ۔"

"ایک کروڑ بہت زیادہ ہیں۔" کمپنی کے صدر نے کہا۔ "اتنی مالیت کا تو سامان بھی نہیں ہے۔"

"میں جانتا ہوں لیکن میں تم سے سامان کی نہیں بلکہ تمہاری ضرورت کی قیمت مانگ رہا ہوں۔"

کسی قدر بحث کے بعد جیو ستر لاکھ میں راضی ہو گیا۔ اس کے فوراً بعد وہ فون بند کر کے روانہ ہو گیا۔ اس نے جاتے ہوئے مختلف راستہ اختیار کیا تھا۔ جب وہ گودام پہنچا تو بہت پرجوش تھا۔ اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ لوگ اتنی آسانی سے مان جائیں گے۔ اس کا مطلب ہے کہ بیکر کا کہنا درست تھا۔ وہ لوگ سچ مچ پھنسے ہوئے تھے۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو اس بارے میں بتایا اور پھر معاملات بہت تیزی سے طے ہوئے۔ انہوں نے بیکر کی کمپنی کے صدر سے بات کرائی تو اس نے تصدیق کی۔ بارہ گھنٹے کے بعد انہیں رقم مل گئی تھی۔ یہ رقم سو سو ڈالرز کے پرانے نوٹوں کی صورت میں تھی۔ سات سو گڈیاں دو بڑے سوٹ کیسوں میں آئی تھیں۔ رقم ملتے ہی انہوں نے روانگی کی تیاری کر لی اور اس سارے معاملے کو ماروٹ کے سر مارنے کا فیصلہ کیا۔ اس کا آدمی ان کے پاس موجود تھا۔ اسے انہوں نے کنٹینر میں ڈال دیا۔ انہوں نے بیکر کو سمجھا دیا تھا کہ وہ اسے باندھ کر ڈال جاتے ہیں اور اسے کچھ دیر کی زحمت برداشت کرنا پڑے گی۔

"اس معاملے میں اپنی زبان بند رکھنا۔" ماریا نے اس سے کہا۔ "ورنہ ہم تو نکل جائیں گے اور تم پھنس جاؤ گے۔"

"میں سمجھتا ہوں... اگر میں نے بتا دیا کہ یہ ترکیب میں نے تمہیں بتائی ہے تو میں مارا جاؤں گا۔" بیکر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں پر ابھی تک پٹی بندھی تھی۔ انہوں نے کچھ رقم اسے دینا چاہی مگر اس نے انکار کر دیا۔ "مجھے دولت کی اتنی خواہش نہیں ہے... اور میں محنت کر کے جو کماتا ہوں، اس سے مطمئن ہوں۔"

وہ چاروں شرمندہ ہو گئے۔ رخصت ہوتے ہوئے سب نے اس سے گرم جوشی سے ہاتھ ملایا تھا کیونکہ وہ ان کا محسن تھا۔ اس کی وجہ سے وہ اس جنجال سے نکلنے میں کامیاب ہوئے تھے۔ انہوں نے رقم وین کے ایک خفیہ خانے میں چھپا دی اور طے کیا کہ وہ شمال کی طرف نکل جائیں گے جہاں وہ ایک نئی زندگی کا آغاز کر سکتے تھے۔

☆☆☆

پولیس نے ایک گمنام کال پر کارروائی کر کے اس ویران گودام سے اغوا کیے جانے والے ٹرک، اس کے ڈرائیور اور ایک اجنبی شخص کو گرفتار کر لیا تھا۔ ڈرائیور کا کہنا تھا کہ اغوا کے بعد سے وہ مستقل ایک ہی جگہ پڑا ہوا تھا اور اس کی آنکھوں پر پٹی بندھی تھی اس لیے وہ کسی کو نہیں دیکھ سکا۔ اس شخص کے بارے میں بھی وہ کچھ نہیں جانتا تھا۔ پولیس نے اندازہ لگایا کہ وہ اغوا کاروں کا ساتھی تھا اس لیے اسے گرفتار کر لیا گیا۔ دو دن بعد اس نے بوکھلا کر جان اور ماروٹ کیرز کا نام لے لیا اور وہ بھی گرفتار کر لیے گئے۔

بیکر ایک دن بعد گھر پہنچا تھا۔ اس کی رہائی کی اطلاع فیرن کو مل چکی تھی اور وہ بے تابی سے اس کی منتظر تھی۔ اسے دیکھتے ہی وہ لپک کر اس کے گلے لگ گئی اور بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔ "میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتی۔"

"میں بھی تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا۔" بیکر نے اسے بھینچ لیا۔

"اس لیے میں نے سوچا ہے کہ تم یہ کام کرتے رہو۔"

"اس کے برعکس میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں اب یہ کام نہیں کروں گا۔" بیکر نے کہا تو فیرن مارے خوشی کے چیخ مار کر اس سے دوبارہ لپٹ گئی۔ بیکر سوچ رہا تھا کہ اس کی اصل محبت تو یہ عورت ہے نا کہ وہ ٹرک جو محض ایک بے جان مشین ہے۔

☆

www.pkdigest.com
Courtesy www.pdfbooksfree.pk